چہ گویم باتو گرآئی چادر قادیان بینی | رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۸ | دوا بینی ۔ شفا بینی غرض دارالامان بینی | للہ بینگی

(جلد ۸) مورخہ ۲۹ ۔ ربیع الثانی ۱۳۲۷ھ علیٰ صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۲۰ ۔ مئی ۱۹۰۹ء مطابق ۸ جیٹھ سمت ۶۵ (نمبر ۳۰)

سارے جہان سے اچھا دارالامان ہمارا | ایڈیٹر و مینیجر محمد صادق عفی اللہ عنہ | دارالامان ہمارا جنت نشان ہمارا

رپورٹ دورہ

(سلسلہ کے واسطے دیکھو اخبار بدر نمبر ۲۹ مورخہ ۱۳ مئی ۰۹ء)

صریح جالندھر سے قریب پندرہ میل کے فاصلہ پر اور نکودر سے چار میل کے فاصلہ پر ایک گاؤن صریح نام ہے جہان قریب دس نفر احمدی ہین ان کے امام مولوی عمر الدین صاحب مدرس اول ہین ۔ عاجز ۲۹ ۔ اپریل بروز جمعرات وہان پہونچا اور چونکہ دوسرے دن جمعہ تہا ۔ اس واسطے دو دن وہان ٹہرنا ہوا ۔ جمعہ کے خطبہ مین وعظ کیا گیا ۔ مسلمانون کے سوائے ہندو اور سکہ لوگ بہی وعظ سننے کے واسطے آئے تہے اس جگہ اور اس کے اردگرد مولوی عمرالدین صاحب کی نیکی ۔ خوش اخلاقی اور خلقت پر ہمدردی کا بہت اثر ہے ۔ حضرت مرزا صاحب کے حالات کو لوگ محبت کے ساتھ سنتے ہین اور کوئی تعصب نہین رکھتے ۔ مولوی عمرالدین صاحب مدرسی کے علاوہ پیشہ طبابت بہی کرتے ہین جس سے تمام ہندو مسلمان سکہ وغیرہ مفت فائدہ اٹھاتے ہین کیونکہ مولوی صاحب جب سے سلسلہ احمدیہ مین داخل ہوگئے ہین اونہون نے طبابت کی فیس لینا بالکل چھوڑ دی ہے ۔ اگرچہ پہلے بھی چندان اس کا خیال اون کو نہ تہا مگر اونہون نے اب اس پر بہی ترقی کی ہے کہ کوئی دے تب بہی نہین لیتے اور مفت معالجہ کرتے ہین اللہ تعالیٰ اون کو جزائے خیر دے یہان کی مختصر سی جماعت مین میان شہاب الدین ہین جو دوکانداری کا کام کرتے ہین ۔ میان عمرالدین صاحب موچی ہین اور ایک رلا چوکیدار ہے جو میرا اسباب اٹھا کر نکودر تک میرے ہمراہ ہوا تہا ۔ یہان کے دوست اکثر محبت کے بڑہانے کے واسطے دوسرے دوستون کی دعوت کرتے رہتے ہین چنانچہ میرے جانے کی تقریب پر اول میان شہاب الدین صاحب نے سب کی دعوت کی ۔ پہر مولوی صاحب عمرالدین صاحب نے کی اور ان کے بعد رلا اور عمرالدین اصرار کرتے رہے کہ دعوت کرین گے مگر مین زیادہ ٹہر نہ سکتا تہا ان کو نیت کا ثواب ہوگیا ۔ اللہ تعالیٰ سب کو جزائے خیر دے اس جگہ ایک ہندو صراف لبھو رام صاحب نام حضرت کی کتب کو حسن عقیدت سے پڑہتے ہین اور سلسلہ کی ضروریات مین بہی وقتاً فوقتاً حصہ لیتے رہتے ہین خدا انہین جزائے خیر دے ۔

اہلیہ صاحبہ ملک کرم الٰہی کہان ہین ؟

یہان صریح مین مجھ ۳۰ اپریل ۱۹۰۹ء کا بدر ملا ۔ مسز الحمل کے مضامین جو عورتون کے حقوق مین نکل رہے ہین وہ بہت ہی قابل قدر ہین اگر مسز الحمل عورتون کی تعلیم کیطرف متوجہ ہون تو بہت مفید ہوگا عورتون کی بہت سی حق تلفی ان کی اپنی ناواقفی کے سبب سے ہورہی ہے ہماری جماعت مین گنتی کی چند عورتین ہین جو لکہ رہے گا ہے اپنے مضامین سے ناظرین کو فائدہ پہونچاتی ہین ۔ ان مین سے ایک اہلیہ صاحبہ ملک کرم الٰہی ہین ۔ مگر معلوم نہین کہ وہ آجکل کہان ہین ۔ گذشتہ پانچ ماہ مین مین نے ان کو تین چار خط بعض ضروری امور پر لکہے ہین ۔ مگر کسی کا جواب نہین آیا ایک بنت غلام محمد صاحب بہلوری ہین ۔ سنا گیا ہے کہ ان کی شادی ہوگئی ہے اور ان کے سُسرال ناپسند فرماتے ہین کہ عورتون کا نام اخبار مین آوے یہان تو عورتون کا نام ہی نہین آتا ۔ مردون کا ہی نام آتا ہے باوجود اس قدر مضمونون کے چھپنے کے اب تک کسی کو معلوم نہین کہ مسز الحمل صاحبہ کا نام کیا ہے اور اہلیہ ملک کرم الٰہی کیا نام رکھتی ہین ۔ لیکن اگر عائشہ اور فاطمہ اہلیہ اور زینب رسول کا نام اخبارون اور کتابون مین آجانا جائز ہے تو وہ کون ہے جو ان سے بڑھ کر عزت رکھنے کی حقدار ہے ۔ اگر بنت غلام محمد کے سسرال کو اس کو بہرحال ناپسند ہی کرتے ہین تو وہ اپنے خاوند یا خسر کے نام کے ساتھ بلکہ اپنے باپ منشی غلام محمد صاحب کے نام کے ساتھ ہی اپنے مضمون بہیجا کرین اور یہ بدنامی ... منشی غلام محمد صاحب موصوف کے نام کے ساتھ ہی ملحق رہے اس مین ان کا حرج نہین

علیشاہ

ایک نیک تحریک اس اثنا مین ایک نیک تحریک حضرت سید عابد صاحب نے کی ہے آپ کا اصل خط درج اخبار کرتا ہون

۷۸۶

پیارے اور مکرم بہائی مفتی صاحب احسن اللہ احوالکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ۔ شوق ۔ آپ کو ایک تکلیف دیجاتی ہے وہ یہ ہے کہ اپنے دورے کے مقاصد مین سے ایک نمبر اور بڑھا دین ۔ مسلمان طالب علمون کے نام پرچہ ریویو اردو جاری کرانے کی کوشش کرین اور ایسے طالب علمون کو یہ تاکید فرما دوین ۔ کہ اس معزز پرچہ کو اپنے ہندو دوستون کو پیار اور محبت سے پڑہوا دیا کرین اور طالب علمون کو نصف قیمت کی رعائت پہلے دی جاچکی ہے اور یہ تمام تحریک ہونی چاہیئے کہ اور احباب اس بات کی کوشش کرین

(کتبہ محمد یٰسین)

بدر پریس قادیان مین میان معراج الدین عمر پروپرائٹر و منیجر کے حکم سے باہتمام قاضی محمد ظہور الدین اکمل چہپکر شائع ہوا ۔

کہ مسلمان طالب علم اس کے خریدار ہوں اور کثرت سے ہوں اور وہ اسے اپنے دیگر مذاہب والے دوستوں کو پڑھا کر اشاعت اسلام کی خدمت کر کے عند اللہ ماجور ہوں۔ آپ جس جگہ تشریف لے جاتے ہیں وہاں کے بھائیوں کے اسماء کے تحریک کرنے کے علاوہ اگر کوئی قابل یادگار واقعہ یا حال مل جاوے تو وہ بھی تحریر کر لیا کریں۔ خدا تعالیٰ کو منظور ہو تو کبھی کام آ جاتا ہے۔ ابھی جی میں گزرا ہے کہ بعض احباب جنہوں نے رؤیائے صالحہ یا الہامات کے ذریعہ حضرت اقدس کی بیعت کی ہے ان کی رؤیا یا الہام کا تحریر کر لینا یا اخبار میں اگر مناسب ہو تو شائع کرنا باقی احباب کے لئے موجب ازدیاد ایمان کا ہے۔ بعض گاؤں میں بعض مخالفت ایسے گزرے ہیں کہ ان کا واقعہ بھی ایک عبرت انگیز ہے۔

جالندھر شہر کپورتھلہ سے رخصت ہو کر عاجز ۲۷ - اپریل کو جالندھر شہر میں پہنچا۔ ریلوے سٹیشن پر بابو چوہدری بشارت علی خان صاحب ہیڈ سگنیلر کے مکان پر قیام کیا اس جگہ آ کر معلوم ہوا کہ بابو سید محمد اشرف صاحب جو پہلے محکمہ ڈائرکٹر صاحب صیغہ تعلیم لاہور میں کلرک تھے اب جالندھر کے صاحب انسپکٹر صیغہ تعلیم کے دفتر کے ہیڈ کلارک ہو کر یہاں آئے ہیں۔ ضلع جالندھر کے صیغہ تعلیم کی بڑی خوش قسمتی ہے کہ ایسا ایک کارکن لائق باخبر اور خلیق آدمی اس کے اسٹاف میں آگیا ہے۔ بابو صاحب کی ملاقات سے دل بہت خوش ہوا۔ کیونکہ وہ ایک پُرجوش احمدی ہیں اور امید ہے کہ ان کے یہاں رہنے سے یہاں بہت کچھ حق کی تبلیغ بے خبر لوگوں تک پہونچے گی۔ بابو صاحب موصوف ایک ملنسار اور خلیق آدمی ہیں۔ شہر کے دوستوں سے تھوڑے عرصہ میں ان کو وافقیت ہو گئی ہے وہ سب کی مدد اور خدمت کیواسطے ہر وقت سرگرم رہتے ہیں۔ اگرچہ میرا قیام چوہدری صاحب کے پاس ہوا اور چوہدری صاحب بڑی خاطرداری سے پیش آتے رہے مگر چونکہ وہ مجرد ہیں اس واسطے ان کی تکلیف کے خیال سے بابو صاحب نے باصرار تمام میرے کھانے کا سامان اکثر اپنے ہاں ہی رکھا۔ اللہ تعالیٰ ان کو جزائے خیر دیوے یہ ہر دو صاحبان تو باہر کے رہنے والے ہیں یہاں خاص شہر کے باشندوں میں سے تین صاحب مجھ کو جماعت احمدیہ میں سے ملے۔ ایک حکیم محمد یٰسین صاحب جنہوں نے اپنے خرچ سے ایک اخبار کسی غریب کے نام جاری کرنے کے واسطے کہا ایک ان کے چچا حکیم مہتاب علی صاحب ہیں جو ایک ضعیف العمر آدمی ہیں اور حضرت کے پرانے خادموں میں سے ہیں۔ اور ایک حافظ غلام احمد صاحب

ان سب صاحبان کو جمع کر کے ایک انجمن قائم کی گئی ہے جس کے سکرٹری شپ کا بار بابو محمد اشرف صاحب نے اپنے ذمہ لیا۔ تمام ضروری رجسٹر کھولے گئے اور کار روائی شروع کی گئی۔ جالندھر میں مجھے یہاں کے رئیس قاضی محبوب عالم صاحب سے بھی ملنے کا اتفاق ہوا جو کہ یہاں کے آنریری مجسٹریٹ ہیں اور نئی روشنی سے بہت کچھ اثر یافتہ خلیق اور بے تعصب انسان ہیں۔

خان صاحب مرزا سلطان احمد صاحب ای - اے سی آجکل اس ضلع میں افسر مال ہیں۔ مجھے ان کی خدمت میں حاضر ہونے کا موقعہ بھی ملا۔ خان صاحب موصوف کی خدمات محکمہ مال میں جس اعلےٰ پایہ کی ہیں ان کا اندازہ کچھ ان کے افسر ہی کر سکتے ہیں اور کر رہے ہیں۔ ماتحتوں پر جس قدر حسن سلوک وہ کرتے ہیں اس کے سبب سے تمام اہلکاران کے از حد ممنون احسان ہو رہے ہیں لیکن سب سے زیادہ جو قابل قدر ذکر ہے وہ یہ ہے کہ غریب زمینداروں کی حالت کی اصلاح کیواسطے وہ شب و روز کوشاں رہتے ہیں اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر دے۔

یہاں آجکل وعظ کی مجلسیں قائم ہو رہی ہیں چنانچہ سنا گیا ہے کہ ایک جگہ مقلدوں اور غیر مقلدوں کے درمیان جھگڑا ہو کر نوبت یہاں تک ہو چکی کہ ناچار ان میں سے بعض کا وعظ بند کرنا پڑا۔ سنا گیا ہے کہ اس فتنہ کی ابتدا مولوی ثناء اللہ امرتسری کی طرف سے ہوئی تھی۔

ایک معزز صاحب رائے اور صاحب تجربہ سے یہ سنکر مجھے بہت افسوس ہوا کہ عدالتوں میں جس قدر جھوٹ بولنے والے اور جھوٹی گواہیاں دینے والے مسلمان ہوتے ہیں اسیقدر دوسری قومیں نہیں۔ اللہ تعالیٰ رحم کرے۔ اسلام اور جھوٹھ !!!

جالندھر کے قریب بستی گزاں میں دو احمدی بھائی رہتے ہیں ایک کا نام میاں عبد اللہ ہے جو دیدہ بہر کر تجارت کرتے ہیں۔ بڑے نیک آدمی ہیں میرے پیچھے جمعہ پڑھنے کے واسطے صبح پہونچے تھے۔ جالندھر کی تحصیل کا کام ختم کر کے ۳ - مئی کی صبح کو عاجز پھگواڑہ کی طرف بذریعہ ریل روانہ ہوا۔

قادیان کی ڈسپنسری اس ڈسپنسری میں جو پہلے صرف سکول کے طلبا کے لئے تھی اب خدا کے فضل سے بہت کام بڑھ گیا ہے صبح سے شام اور شام سے رات کے دس بجے تک دواؤں کا سلسلہ جاری رہتا ہے۔ جس کا نتیجہ لازمی طور سے یہ ہے کہ اخراجات بہت بڑھ گئے ہیں اس کی آمد کی ڈاکٹر صاحبان نے ایک تجویز کی تھی کہ جس کی طرف ان کو توجہ دلائی جاتی ہے۔ میر صاحب نے جو چندہ جمع کیا تھا اگر وہ غریب مریضوں کے لئے ایک سو روپیہ کی دوائیاں لے دیں تو سردست کسی آئندہ بننے والے ناظر وارڈ سے زیادہ مفید ہو جاوے۔ بہر حال اب مریضوں کا رکنا بھی محال ہے اور دوائی کا قیمت پر فروخت ہونا بھی ایک خیال ہے جہاں اور خیرات کے کام ہو رہے ہیں وہاں ایک یہ بھی اس کے لئے قوم کی توجہ درکار ہے۔

اعلان

انجمنوں کا حساب و کتاب باقاعدہ رکھنے کے لئے رسیدبکیں چھپوائی ہیں ہر ایک کتاب میں سو رسید ہے ۴ فی کتاب خرچ ہوا ہے۔ اس کے علاوہ حساب و کتاب کے رجسٹر بھی چھپے ہوئے ہیں بیاض کاغذ کے ایک مجلد رجسٹر کی قیمت ۱۲ ہے اور بلاجلد ۸ - احباب رسیدبکیں اور رجسٹر جس قدر مطلوب ہوں۔ بذریعہ وی پی طلب فرماویں اور حساب و کتاب باقاعدہ رکھیں۔

محمد علی - سکرٹری

ضرورت نکاح ایک شریف خاندان کی ایسی لڑکی کی نسبت کے واسطے جسکی عمر ۱۴ سال ہے قرآن شریف خواندہ اردو اور ریاضی میں چھٹی جماعت تک تعلیم یافتہ عمدہ خوشخط انگروشی وغیرہ دست کاری کے کام سے اچھی واقف ہے احمدی جماعت کے سلسلہ میں ایک ایسے لڑکے شریف خاندان کی تلاش ہے جس کی عمر ۱۶ سے ۲۰ سال تک ہو یا تو خود انٹرنس پاس ہو اور اگر تعلیم اس سے کم ہو تو والدین صاحب وسعت ہوں باشندگان دہلی - میرٹھ - سہارنپور - مظفرنگر - علی گڈھ - مراد آباد کو ترجیح دی جاویگی۔ خط و کتابت معرفت ایڈیٹر۔ جواب کے لئے ٹکٹ آنے چاہئیں۔

انجمن احمدیہ فیروزپور کا سالانہ جلسہ ۲۹ و ۳۰ مئی ۱۹۰۷ء کو ضرور انشاء اللہ ہو گا۔ نامی لکچرار آئینگے۔ سب احباب شامل ہو کر جلسہ کی رونق کو بڑھائیں۔ صلائے عام ہے یاران نکتہ داں کے لئے۔

معذرت۔ میں نے تمام اخبار اول سے آخر تک بخار کی حالت میں ایڈٹ و مرتب کیا ہے۔ گر کوئی نقص رہ گیا۔ تو معاف فرماویں۔ والسلام

مکتوبات امیر المومنین رضؓ

ایک شخص نے آریہ خیالات سے متاثر ہو کر لکھا کہ مردہ دفن کرنے سے شرک پھیلتا۔ کھیتوں کا غلہ کنوؤں کا پانی خراب ہوتا ہے اور آبادی رکتی ہے۔ آپ نے جواب لکھا۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

آہ! مسلمانوں کی عقلوں پر کیوں ایسے پردے پڑ گئے کہ ادنیٰ بات کا جواب دینے سے قاصر ہیں۔ آپ اس آریہ مذہب کیطرف مائل کو کہو کہ تمام نصاریٰ یورپ و امریکہ و افریقہ کے بلکہ ایشیا کے بھی دفن کرتے ہیں اور مسلمان بھی مردہ کو دفن کرتے ہیں مگر ہند۔ وہ چاہیئے تھا کہ ان قوموں سے طاقتور ہوتے سمجھدار ہوتے ان کی زمینیں اور ان کے دماغ اور ان کے پانی خراب ہوں لیکن آریہ پوتر۔ پاک۔ ہوشیار۔ ہمیشہ کمزور اور ان کے ماتحت رہے اور ہیں۔

نیز مردہ کے جلنے سے تمام ذرات ہوا میں اڑ کر تنفس کے راہ دل کو صدمہ دیتے آخر زمین کی سطح پر ہی آگرتے ہیں بلکہ دیانندی فلسفہ کے رو سے تو روح جیسے نازک ولطیف اجسام بھی زمین پر ہی آگرتے ہیں تو بجائے اس کے کہ وہ مواد اندر جذب ہو کر فنا ہوں ان کا باہر رکھنا سخت مضر ہے اسی واسطے ہندوستان میں اگر سید۔ مغل۔ ترک۔ افغان سب کمزور ہیں اس واسطے انگریز رفعتیں ہے کہ مقابر والے ملکوں کی ہوائیں پیتے ہیں پھر ان میں بڑے عقل مند ترجگی ہیں وہ دفن ہوتے ہیں۔ شرک کی بھی خوب ہی کہی۔ ہندوستان سے زیادہ کہیں شرک ہے؟ ۳۳ کروڑ دیوتا کے مقابلہ میں مسلمان قبر پرستیوں کے مکانات قابل غور ہیں۔ یہ قوم عجب عقل رکھتی ہے ناپ شاپ جو منہ میں آیا۔ لکھدیا۔ آپ غور کریں اگر مفید نہ ہو تو انشاء اللہ تعالےٰ اور لکھوں گا۔ والسلام۔ نور الدین۔ ۱۴ مئی ۱۹۰۹ء

(۲) آیت ذا القربیٰ حقہ قرآن کریم میں موجود ہے اس کے رو سے شادی شدہ لڑکیوں کو والدین کا کپڑا روپیہ وغیرہ دینا حرام نہیں ہے بلکہ کار ثواب ہے۔

(۳) حقہ مقررہ زندگی میں نہیں ہوتا بلکہ مرنیکے بعد ہوتا ہے

(۴) عقیقہ میں بلانا شرعاً ممنوع نہیں۔

(۵) احمدی کا رشتہ دار فوت ہو جاوے۔ تو اظہار ہمدردی کے لئے جانا اور دعائے مغفرت بہت ہی عمدہ بات اور مسنون ہے۔

(۶) تعلقات فرزندی والدہ کے مرنے کے بعد اور بھی مستحکم ہو جاتے ہیں اس کی نظیر اسلام میں خود سیدۃ النساء فاطمۃ الزہرا کا مقدس وجود ہے حضرت نبی کریم آپ سے بہت بڑی محبت ان کی والدہ خدیجہ سیدۃ النساء کے بعد فرمایا کرتے تھے

(۷) لیڈیوں کے ماتحت لڑکیوں کو پڑھانا بیتے جی ان کو جہنم میں داخل کرنا ہے نعوذ باللہ مسلمان ایسا نہیں کر سکتا۔

میں امید کرتا ہوں کہ میں نے پورا جواب دیا ہے ان لیڈیوں کا گھروں میں آنا ہی ممنوع ہے۔ اور یہ حکم قرآن کریم میں ہے۔ والسلام - نور الدین

نوائے محمود

ہائے وہ دل کہ جسے طرز وفا یاد نہیں وائے وہ روح جسے قول بلیٰ یاد نہیں
بے حسابی نے گناہوں کی مجھے پاک کیا میں سراپا ہوں خطا کوئی خطا یاد نہیں
جب سے دیکھا ہے اسے اس کا ہی رہتا ہے خیال اور کچھ بھی مجھے اب اس کے سوا یاد نہیں
درد دل سوز جگر اشک رواں ہیں مرے دوست یار سے مل کے کوئی بھی تو رہا یاد نہیں
ایک دن تھا کہ محبت کے تھے مجھ سے اقرار تجھکو تو یاد ہیں سب آپکو کیا یاد نہیں
بیوفائی کا لگاتے ہیں وہ کس پر الزام میں تو وہ ہوں کہ مجھے لفظ وفا یاد نہیں
میں وہ بیخود ہوں کہ تھے جسنے اڑائے مرے ہوش مجھکو خود وہ نگہ ہوش ربا یاد نہیں
کوچۂ یار سے ہے مجھ کو نکلنا دوبھر کیا تجھے وہ ترا لغزش پا یاد نہیں
ہائے بدبختی قسمت کہ لگا ہے مجھ کو وہ مرض جسکی مسیحا کو دوا یاد نہیں
وہ جو بستا ہے ہر اک وقت مری آنکھوں میں ہائے کمبختی مجھے اس کا پتا یاد نہیں
ہم وہ ہیں پیار کا بدلہ جنھیں ملتا ہے پیار [illegible] روز جزا اور جزا یاد نہیں

صدائے بشیر

(مرزا بشیر)

سر پر کھڑی ہے موت ذرا ہوشیار ہو ایسا نہ ہو کہ توبہ سے پہلے شکار ہو
زندہ خدا سے دل کو لگا دے یہی ہے ٹھیک کیا اس سے فائدہ جو فنا کا شکار ہو
اس شمع رو کو دیکھ لے اک آنکھ بھی جو تو قربان اس کے چہرہ پہ پروانہ وار ہو
سینہ ترا ہو مدفن حرص و ہوا و آز دل تیرا تیری آرزوؤں کا مزار ہو
جاہ و جلال دنیائے فانی پہ لات مار گر تجھکو آرزو ہے کہ تو باوقار ہو
ہو فکر تجھکو روز جزا کی لگی ہوئی اور اس کے غم میں آنکھ تری اشکبار ہو
یاد خدا میں تجھ کو ملے لذت و سرور بس تیری زندگی کا اسی پر مدار ہو
کیوں ہو رہا ہے عشق بتاں میں خراب تو تجھکو تو چاہیئے کہ خدا پر نثار ہو
تجھکو اسی کا شوق ہو ہر وقت ہر گھڑی ہر دم اسی کے عشق کا سر میں خمار ہو
خالی ہو دل ہوائے متاع جہان سے تجھکو بس ایک آرزوئے وصل یار ہو
یاد حبیب سے نہ ہو غافل کبھی بھی تو اس بات سے کوئی ترا مانع ہزار ہو
طالب نگاہ ناز کا ہوں مدتوں سے میں مجھ پر بھی اک نظر مرے پروردگار ہو
تسکین دل تو چاہتا ہے گر تو چاہیئے دل کو ترے کبھی بھی نہ بے جا قرار ہو
ایسا نہ ہو کہ تجھ کو گرائے یہ منہ کے بل ہاں ہاں سنبھل کے نفس دنی پر سوار ہو
آگاہ تجھ کو تیری بدی پر کرے ضمیر ناصح ہو دل ترا نہ کہ یہ خاکسار ہو
احمد کی یہ دعا ہے کہ روز جزا نصیب تجھ کو نبی کریم کا قرب و جوار ہو

المفتی

روپیہ قرضہ دینا اور قرضہ لینا جائز ہے بشرطیکہ ضائع نہ ہو احتیاط کر لی جاوے۔ باقی اس کے سود میں کلمہ طیبہ کا وظیفہ ایک ایسی شرط ہے جس کا ذکر اسلام کی پاک شرع میں ہرگز نہیں

یہ اس سوال کا جواب ہے حضرت مسیح موعود کا عرس جائز ہے یا نہیں میرے نزدیک میری تحقیق میں مردہ کو ثواب خیرات کا پہونچتا ہے تعیین تاریخ لغو ہے اور اس پابندی سے للہیت جاتی رہتی ہے

بیمار اثرا کے واسطے اگر کسی عامل سے تعویذ وغیرہ کا استعمال کیا جاوے تو جائز ہے یا نہیں۔

جواب۔ اگر اس میں شرک کے کلمات نہ ہوں تو حرج نہیں۔

مشتبہ مال کو کیا کیا جاوے ایک شخص ہے کہ جس نے اب بددیانتی سے توبہ کر دی ہے مگر اس کے پاس مشتبہ کمائی کا جو روپیہ اور زیور وغیرہ پہلے کا موجود ہے اس کے لئے کیا حکم ہے۔

جواب۔ حرام مال میں برکت نہیں ہوتی اس کو کھا کر دعا قبول نہیں ہوتی اس لئے وہ مال یا تو ایسے کاموں میں لگایا جاوے جس میں صرف آلہی رضا مقصود ہو کیونکہ وہ حقیقی مالک ہے۔ من ث الارض ومن علیہا اور توبہ استغفار سے کام لیا جاوے۔ مشتبہ اور حرام مال میں فرق ہے۔ مشتبہ کے لئے تقوےٰ یہ ہے کہ وہ بھی کسی ایسے کاموں میں لگایا جاوے اور بہت ہی توبہ استغفار سے کام لیا جاوے۔

سؤر کی جوتی جائز ہے اس سوال پر حضرت امیر المومنین نے ناپسندی کا اظہار فرمایا۔ آپ کو کیا ضرورت پیش آئی بلا ضرورت فتویٰ منع ہے۔

زیور مستعمل وہ ہے جو سال کا اکثر حصہ عورت پہنتی رہے۔

کھانڈ ولائت کی جائز ہے کیا آپنے اس میں خون پڑتا دیکھا ہے پھر کئی قسم کی تبدیلیوں کے بعد اس میں ... ہڈیاں وغیرہ کہاں رہتی ہیں۔

ایڈیٹوریل

یاد ایام سلف نے ہائے کیا تڑپا دیا

پیارے آقا اس وقت تیری یاد نے مجھے مضطرب کر دیا

میرے ماں باپ تجھ پر فدا ہوں تو ہم پر کیسا مہربان تھا۔ اس مہربانی کی نظیر نہیں پائی جاتی۔ واللہ وہ لطف و کرم حیطۂ تحریر میں آنا نہایت مشکل ہے باوجود اس بات کے کہ بہت سے اشخاص ایسے بھی ہیں جو یہ بھی نہیں کہہ سکتے۔ کہ مسیح الثقلین نے خصوصیت کے ساتھ ہم سے گفتگو کی تو بھی شرح صدر سے ہر ایک یہ گواہی دینے کو تیار ہے کہ تو ان پر ان کے ماں باپ سے زیادہ مہربان تھا تیری ایک ایک ادا کچھ ایسی دلاویز اور وجد انگیز تھی کہ وہی آنکھیں جانتی ہیں جنہوں نے یہ نظارہ دیکھا۔ مجھے خوب یاد ہے کہ جب تو سیر کو گیا اور راستے میں جب ایک حافظ نو وارد کا ذکر آیا ہے تو خدا کا پاک کلام سننے اور اس کے ادب کے خیال سے نہایت سادگی اور بے تکلفی کے ساتھ فرش زمین پر بلا اس کے کہ نیچے کوئی کپڑا بچھنے دیتا (کپڑے بچھانے کی ضرورت بھی کیا تھی ایک مخلوق کی آنکھیں بچھی ہوئی تھیں) بیٹھ گیا وہ مٹی بھی کیا ہی مقدس مٹی تھی جسے خدا کے برگزیدہ رسول نے اپنی جائے نشست ہونے کا شرف دیا۔ پھر میں دیکھتا تھا۔ کہ سورۂ دہر کی قرأت تیرے چہرۂ منور پر ایک خاص اثر کا اظہار کر رہی ہے۔ مجھے لاہور کا وہ واقعہ بھی ایک معتبر کے ذریعے پہونچا ہے جب اثناء سیر میں کسی نے کہا کہ انگریزان دلکشا فرحت افزا کوٹھیوں میں کیا آرام سے زندگی بسر کرتے ہیں تو تو نے کیا جواب دیا کہ ہمارے کچے مکان اگر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے مکانوں کے برکات اپنے اندر رکھتے ہوں تو ان سے ہزار بلکہ لاکھ درجہ بہتر ہیں اور یہ کہتے ہوئے فرط جوش سے تیرے آنسو ڈبڈبا آئے۔ دوان ایک بیمار کے لئے تو کس قدر مضطر ہو جاتا تھا۔ یہ کچھ وہی جانتے ہیں جنہوں نے ایسے واقعات کو بچشم خود دیکھا ہے۔ ہر ممکن سے ممکن تدبیر جو انسانی حیطۂ قدرت میں ہے تو کر کے اللہ تعالےٰ پر پورا توکل کر دیتا۔ توکل کے معنے مجھے تیرے ہی طرز عمل سے حل ہوئے۔ پھر رضاء بہ قضاء کا سبق بھی میں نے یہیں پڑھا۔ لوگوں کا عام لوگوں کا بلکہ میں کہہ سکتا ہوں تمام لوگوں کا یہ قاعدہ ہے کہ انہیں کسی بیمار کی بیماری سے اتنا قلق نہیں ہوتا لیکن جب وہ بیمار مر جاتا ہے تو پھر گریہ و زاری شروع کر دیتے ہیں۔ نالہ و بکا رنہ ہو۔ تو کم از کم آثار غم ان کے چہرے سے تو ظاہر ہوتے ہیں مگر اے مقدس رسول یہ بات تجھ میں نہ دیکھی۔ واللہ صرف تجھی میں دیکھی کہ بیمار کی بیماری کے وقت تو اتنا فکر ہے کہ حد نہیں مگر جونہی اس نے دم دیا تو آپ کے چہرے پر وہ آثار ظاہر ہوئے جو امین کے چہرے پر ایسی امانت کے ادا کرنے کے بعد ہویدا ہوتے ہیں جسے اس نے بڑی مشکلوں سے محفوظ رکھا ہو۔ پھر خدا تعالےٰ کے انعامات کا اظہار ہے اس کی مہربانیوں کا مذکور ہے دوسروں کے لئے نہیں اپنے مخلص صمیم عبد الکریم رضی اللہ عنہ اور مبارک احمد اپنے پیارے فرزند کی وفات پر یہ حالات دیکھنے والے اب تک زندہ موجود ہیں سب سے پہلا کلمہ جو جنازہ کے دفن کے بعد تیرے دہن مبارک سے نکلا وہ یہی تھا کہ جو خدا کی قضاء کے ساتھ شرح صدر سے راضی نہیں میرے نزدیک وہ مرتد ہو چکا۔ میرے پیارے آقا میں تیری کس کس بات کو یاد کروں۔ تو ہم خطاکاروں کی خطائیں دیکھتا تھا اور ان سے چشم پوشی فرماتا۔ تو محفل میں کبھی کسی کو نادم نہیں کرتا تھا جب تو کسی میں کوئی قصور پاتا تو نہایت لطیف طرز سے عام تقریر میں سمجھاتا جسے اندر ہی اندر قصوروار دل سمجھ جاتا۔ مگر دوسروں کو معلوم نہ ہوتا۔ تیرے قلب پر اللہ کی صفت ستاری کا بہت سا جلوہ تھا تو نے ہمارے لئے راتوں کو جاگ جاگ کر تڑپ تڑپ کر دعائیں کیں۔ جن کا اثر اب تیری عدم موجودگی میں ظاہر ہو رہا ہے۔ میں یقین رکھتا ہوں کہ تیری وفات جو مسیح کی وفات کی طرح بظاہر بہت سے ابتلاء ساتھ رکھتی تھی ان میں جماعت کا بالکل ثابت قدم رہنا یہ صرف تیری ہی نیم شبی دعاؤں کا اثر تھا اور پھر لطف یہ کہ کبھی یہ احسان نہیں جتایا کہ ہم تمہارے لئے یوں دعائیں کرتے ہیں۔ واقعی احسان اسی کا نام ہے تیری ہمت تیرا استقلال تیرا عزم۔ اس سے ظاہر ہے کہ اور نبیوں کے لئے تو صرف یہ بات منوانے کی ہوتی تھی کہ میں نبی ہوں۔ مگر تیرے لئے دو مشکلیں تھیں اول یہ کہ کوئی نبی آ سکتا ہے دوم یہ کہ میں نبی ہوں آخر تو نے چار لاکھ انسان کے جزو ایمان میں یہ بات داخل کر دی۔ غرض۔

آنکہ ہمہ خوباں ہمہ دارند تو تنہا داری

اللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی خُلَفَاءِ مُحَمَّدٍ

حسن خو وشتو الاہے نہ جوگی

پنڈی بہاؤ الدین گوجرات سے کسی پروفیسر محمد دین کے اہتمام میں ابھی ابھی ایک پرچہ صوفی نام نکلنا شروع ہوا ہے اور دیسی پریس کے عام نقص کے ماتحت وہ بھی ایک ناخواندہ مہمان کی حیثیت سے ادھر ادھر گشت لگا رہا ہے اسی تقریب سے ہمیں بھی ان کے درشن ہو گئے۔

نہایت افسوس ہے کہ تصوف کے مُحبان ناشناس نے اسے مداہنت کا ایک مترادف لفظ بنا دیا ہے وہ کھلم کھلا کہتے اور اس پر فخر کرتے ہیں۔ ؎

حافظا گر وصل خواہی صلح کن با خاص و عام
بامسلمان اللہ اللہ با برہمن رام رام

اور اس طرح اپنے ساتھ بیچارے حافظ علیہ الرحمۃ کو بھی خواہ مخواہ بدنام کرتے ہیں۔

ہم صلح کے مخالف نہیں ہمارے امن اور راستی کے شہزادے نے دنیا کی مختلف قوموں کو صلح کا پیغام دیا ہے لیکن ہم صلح اور مداہنت کو دو مختلف الفاظ یقین کرتے ہیں۔ ایک مومن کا ورثہ ہے تو دوسرا منافق کا۔

پرچہ میں دو چار مخرب اخلاق اور خلاف فطرت قصے لکھ کر صفحے سیاہ کئے گئے ہیں۔ کہیں کسی دھوبی بچہ کا شاہزادی پر عاشق ہونا کہیں کسی مسجد کے میاں جی کا کسی عورت پر فریفتہ ہونا پھر ان کا قبروں میں ایسے طور پر اکٹھا ہو جانا کہ سر تو دو دو رہے لیکن دھڑ ایک ہو گئے ایسی باتوں پر تو قلم اٹھانے کی ضرورت نہ تھی لیکن اسی پرچہ میں خواجہ حسن نظامی اور ان کے خلیفہ نظام المشائخ کے کارکن کے مضامین کو پڑھ کر ہمیں حیرت ہوئی۔ پہلا مضمون "مولا علی" کی عرس پر تھا۔ جو ایڈیٹوریل کے طور پر عام اصلاح کے لئے حلقہ نظام المشائخ کی سرپرستی میں منایا گیا۔ اس میں تبلایا گیا ہے کہ ایسے مواقعات پر مولا کی روح ہر جگہ حاضر و ناظر ہوتی ہے اور یہ خصوصیت کچھ مولا کی روح میں ہی نہیں ہے بلکہ ہر ایک بزرگ روح کا یہی خاصہ ہے کہ خدا کے ان صفات خاصہ میں شریک ہو۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

اخیر میں یہ ناکام کوشش کی گئی ہے کہ اس مولا کی جس نے صدیق کے ہاتھ میں ہاتھ دیا۔ فاروق کے ہاتھ میں ہاتھ دیا۔ ذوالنورین کے ہاتھ میں ہاتھ دیا اور ان کو اپنا امیر اور پیشرو تسلیم کیا انہیں پر ان کی فضیلت ثابت ہو ایسی کوششیں تو کچھ انہیں کو زیب دیتی ہیں جو آنکھ بند کر کے انہیں خلیفہ بلافصل

کہتے ہیں اور اسی تثلیث کی طرح ایک مقدس راز مانتے ہیں یا یہ تو ان کے چیلوں کے مکاشفات ہیں اور خود خواجہ صاحب نے تو حد ہی کر دی ہے۔ ایک ستوا سے جوگی کا قصہ لکھا ہے جس کے لحاظ سے ہم نے اپنے اس مضمون کا ہیڈنگ قائم کیا لکھتے ہیں کہ ہم تیرتھ یاترا کرتے ہوئے گرجونی پہاڑ پر پہنچے وہاں ایک ستوالا جوگی دیکھا جو اون کا پرانا واقف ایک ہندو بچہ کے فراق میں اسلام اور عام اخلاق کو خیرباد کہہ کر شب جی کی مورتی کا پالن کر رہا تہا۔ ہمارے خواجہ صاحب نے اس مردود دل میں وحدت کے انوار مشاہدہ کئے اور دیر تک سینہ بسینہ رہے۔ سچ ہے۔ الجنس الی الجنس یمیل لگے ہاتھوں اس کی ایک کرامت بہی سنادی۔ کہ شیو جی مہاراج اس کے لئے ہر روز اس کے مردہ موہن کو ساتھ لاتے اور اس مقدس ڈیوٹی کو انجام دیتے ہیں۔

اللہ اللہ! وحدانیت کا سورج سمت الراس پر ہو اکی تیز شعاعیں اور تینتیس کروڑ خداؤں کے ماننے والوں کو دکھلا رہی ہوں اور پہر ایک وحدانیت کا دعویدار ایک خواجگان عام کو وحدانیت پر جمع کرنے کے منصوبے باندہنے والا وحدانیت کے انوار اس سیاہ ظلمت کا نام رکھے۔ شیم! شیم!! شیم!!!

با این ہمہ ہم خواجہ صاحب کے ممنون بہی ہیں۔ مسئلہ بروز پر روشنی ڈالتے ہوئے حق کا پرچار ان الفاظ میں کرتے ہیں گزشتہ روحوں کا دنیا میں آنا بالذات نہیں ہوتا بلکہ بالصفات ہوتا ہے اور کہ اولیاء اللہ کو ریاضت اور محنت سے اگلے زمانے کے پیغمبروں کے مقامات حاصل ہوتے ہیں۔

اخیر میں میان شوکت سابق سیکرٹری انجمن حمایت اسلام… ایک مضمون تصوف پر پڑھ کر مجھے سخت تعجب ہوا۔ یا تو میان شوکت کا یہ حال تہا کہ حضرت سید امام علیہ السلام کی مخالفت میں انہیں ریچ اور جھوٹ کے تمیز کی ضرورت نہ تہی ان کا مدعا صرف خلاف کرنا تہا اور بس۔ یا اب یہ حالت ہے کہ اس امام ہمام کی مقدس فلسفہ کی پاؤں پر نہایت عاجزی سے گر پڑے ہیں کبھی ہندوستان کے نبیوں پر ایمان لاتے ہیں۔ کبھی فرماتے ہیں۔ اس سے ثابت ہے کہ دنیا میں لاکھوں انبیاء گزرے ہیں اور آیندہ گزریں گے۔ کہیں ارشاد ہوتا ہے جن مقدس لوگوں کو کروڑوں آدمیوں نے مانا۔ ان کی نسبت بدگمانی کو دل میں جگہ نہ دینی چاہیئے۔ کیونکہ ان بعض الظن اثم۔ یہ یاد رہے کہ ایسے کسی مقدس نے اپنے وفات پانے کے دن کروڑوں کا گروہ اپنے پیچھے نہیں چھوڑا۔ کبھی نبوت محمدیہ کے لئے

کرنل الکاٹ کے حوالے سے اس زبردست شہادت کا حال ہوتا ہے کہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم بے شک سچے نبی تہے اور ان کے سچے نبی ہونے کی بڑی دلیل یہ ہے کہ ان کی کانشنس نے بہی ان سے کہہ دیا تہا تو نبی ہے کیونکہ کانشنس ہرگز کذب اور تصنع کی شہادت نہیں دیتا نہ کبھی کی طرف جاتا ہے کوئی شخص اگر محض دنیا طلبی اور خود غرضی سے زہد و تقوے کی دوکان جماتا ہے اور لوگ فریب میں آکر اس کے معتقد ہو جاتے ہیں مگر وہ خود اپنے کو ضرور جہوٹا اور مکار سمجھتا ہے۔ چور اور ڈاکو دنیا کا مال مارتے اور خوش ہوتے ہیں مگر دل میں اپنے کو ضرور بے ایمان سمجھتے ہیں اور ہر وقت اپنے کو ملامت کرتے ہیں۔ ملامت کرنے والی ہی کانشنس ہے محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمانا کہ اشہد انی رسول اللہ یعنے میں گواہی دیتا ہوں کہ میں رسول ہوں یہ شہادت ان کی کانشنس کی ہے نہ کہ خود انکی کیونکہ شاہد دوسرا شخص ہوتا ہے نہ کہ خود مدعی۔ سبحان اللہ کرنل صاحب نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے نبی برحق ہونے کی کتنی زبردست دلیل بیان فرمائی ہے۔ سچ ہے سہ

آنچہ دانا کند کند نادان - لیک بعد از ہزار رسوائی

اب دیکہیں میان شوکت اس زبردست دلیل سے کیا فائدہ حاصل کرتے ہیں۔ العظمۃ للہ! کیا سچی بات ہے۔ ان العاقبۃ للمتقین۔ کم فہموں نے جن عقائد کو ایک وقت دجالیت۔ کفر اور ضلالت کہا اب نہایت عاجزی سے انہیں معتقدات حقہ کی طرف جہک رہے ہیں حق کی قوت کا یہ کیا عجیب نظارا ہے ایک برہمو۔ ایک آریہ۔ ایک یونٹیرین۔ ایک قوی ہیکر کی کون زبان پکڑ سکتا ہے۔ جبکہ وہ اپنے آبائی ذلیل بت پرستی کو چھوڑ کر وحدانیت کے قریب قریب ہو کر یہ کہتا ہوا گذرتا ہے۔ کہ یہ اس کے قدیم مذہب کے عالیشان عمارت کے کونے کا پتھر ہے یا یہ کہ اس پتھر کو جو معماروں نے رد کر دیا تہا اس کے دماغ کے صناعی کے گیت گانا واجب ہے۔ احسان فراموشی کے رجزے عہد و پیماں ہو کر وہ اصلی حقانیت سے اتنے ہی دور ہیں جس قدر کہ وہ اپنے آپ کو نزدیک سمجھ رہے ہیں۔

غلام مرتضیٰ خان۔ سکرٹری انجمن احمدیہ بہیرہ

بنگرائے قوم نشانہائے خداوند قدیر | ہمارے اس علاقہ میں

اکثر کٹڑ ملا لوگ کہا کرتے تھے کہ سلطان روم پر یورش اور غلبہ تو ابہی ہوا نہیں جو علامت مسیح موعود کے آنے کی ہے پہر مرزا صاحب قادیانی کیسے مسیح موعود ہو سکتے ہیں بڑا خوف کا مقام ہے کہ اللہ تعالے کی پیشگوئی جو اس کے رسولوں کی زبان مبارک سے کہلائی جاتی ہیں وہ تدریجاً پورے ہوئے بغیر نہیں رہتیں مگر جلد باز مخالف سوء فہمی میں سبقت کر کے مخالفت سے اپنے آپ کو جلد ہلاک کر لیتا ہے۔ پیغمبر علیہ الصلوۃ والسلام سے تورات کی پیشگوئی جو کفار نے مطالبہ کیا تہا۔ کہ نبی آخر الزمان کے مبعوث ہونے کی علامت ایک یہی ہے کہ اس کے شہر انہار و قصور سے پُر رونق ہو جاویں گے اور یہ بات حضور علیہ السلام کی زندگی میں نہ مکہ معظمہ میں تہی نہ کسی جگہ ملک حجاز میں۔ سورہ الفرقان میں جو کہ سورۃ ہے اللہ تعالے نے کفار کے اس اعتراض کا جواب یوں بیان فرمایا۔ تبارک الذی ان شاء جعل لک خیراً من ذٰلک جنّٰت تجری من تحتہا الانہار۔ و یجعل لک قصوراً ط

یعنے یہ بات بہی انہار و قصور والی انشاء اللہ تعالے اب عنقریب پوری ہوئے جاتی ہے۔ بلکہ مطالبہ سے بڑھ بڑھ کر شان و شوکت کے ساتھ اللہ تبارک و تعالیٰ عنقریب دکھلائیں گے۔ جیسا کہ انشاء کے فرمانے سے ظاہر ہو رہا ہے مگر جلد باز مخالف کب اس کو قبول کر سکتا تہا۔ آخر کار انہار و قصور تو کچھ عرصہ کے بعد ملک حجاز میں پائے جاوینگے مگر معترض کے نام و نشان کو صفحہ ہستی سے مٹا دینے کے بعد۔ جس نے توارۃ میں انہار و قصور کی پیشگوئی کو پڑہا ہوا اور پہر قرآن شریف میں کفار کی طرف سے اس پیشگوئی کا مطالبہ اور نبوت کا انکار بہی دیکھا ہو اس کو پیغمبر علیہ الصلوۃ والسلام کے زمانے کے کفار پر حسرت کرنے سے پہلے خود اپنے کفر و انکار پر افسوس کرنے کا ایک موقعہ ہے جو اس وقت بہ زمانہ مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام سلطان روم کی معزولی کے سبب سے پیش آیا ہے۔ انہار و قصور والی پیشگوئی بہی پیغمبر علیہ الصلوۃ والسلام کے بعد ہی پوری ہوئی اور سلطان روم پر یورش ہونے کی پیشگوئی بہی مسیح موعود عم کے وفات پانے کے بعد ہی پوری ہوئی اسی لئے جیسا کہ قرآن شریف میں اما نرینّک بعض الذی نعدہم او نتوفینّک پیغمبر علیہ الصلوۃ والسلام کے حق میں وحی کی گئی تہی۔ مکرر مسیح موعود کی زبان مبارک پر یہی آیت قرآنی دوبارہ وحی کی گئی۔ فما اشبہ اللیل بالبارحہ۔

کہتے ہیں اور اسی تثلیث کی طرح ایک مقدس راز مانتے ہیں یہ تو
ان کے چیلوں کے مکاشفات ہیں اور خود خواجہ صاحب نے تو حد
ہی کردی ہے۔ ایک ستوالے جوگی کا قصہ لکھا ہے جس کے
لحاظ سے ہم نے اپنے اس مضمون کا ہیڈنگ قائم کیا لکھتے
ہیں کہ ہم تیرتھ یاترا کرتے ہوئے گرجونی پہاڑ پر پہنچے وہاں
ایک ستوالا جوگی دیکھا جو اون کا پرانا واقف ایک ہندو بچہ کے
فراق میں اسلام اور عام اخلاق کو خیرباد کہہ کر شب جی کی مورتی
کا پالن کر رہا تھا۔ ہمارے خواجہ صاحب نے اس مردود دل میں
وحدت کے انوار مشاہدہ کئے اور دیر تک سینہ بسینہ رہے۔
سچ ہے۔ الجنس الی الجنس یمیل لگے ہاتھوں اس کی ایک
کرامت بھی سنادی۔ کہ شیو جی مہاراج اس کے لئے ہر روز
اس کے مردہ موہن کو ساتھ لاتے اور اس مقدس ڈیوٹی کو
انجام دیتے ہیں۔

اللہ اللہ! وحدانیت کا سورج سمت الراس پر ہو اسکی
تیز شعاعیں اور تینتیس کروڑ خداؤں کے ماننے والوں کو
بوکھلا رہی ہوں اور پھر ایک وحدانیت کا دعویدار بلکہ
خواجگان عالم کو وحدانیت پر جمع کرنے کے منصوبے باندھنے والا
وحدانیت کے انوار اس سیاہ ظلمت کا نام رکھے۔ شیم! شیم!!
شیم!!!

باایں ہمہ ہم خواجہ صاحب کے ممنون بھی ہیں۔ مسئلہ بروز پر روشنی
ڈالتے ہوئے حق کا پرچار ان الفاظ میں کرتے ہیں گذشتہ
روحوں کا دنیا میں آنا بالذات نہیں ہوتا بلکہ بالصفات ہوتا ہو
اور کہ اولیاء اللہ کو ریاضت اور محنت سے اگلے زمانے کے
پیغمبروں کے مقامات حاصل ہوتے ہیں۔

اخیر میں میاں شوکت سابق مجدد السنہ مشرقیہ حال مجدد وقت کا
ایک مضمون تصوف پر پڑھ کر مجھے سخت تعجب ہوا۔ یا تو میاں
شوکت کا یہ حال تھا کہ حضرت سید امام علیہ السلام کی مخالفت
میں انہیں سچ اور جھوٹ کی تمیز کی ضرورت نہ تھی ان کا مدعا صرف
خلاف کرنا تھا اور بس۔ یا اب یہ حالت ہے کہ اس امام ہمام
کی مقدس فلسفہ کی پاؤں پر نہائت عاجزی سے گر پڑے ہیں
کبھی ہندوستان کے نبیوں پر ایمان لاتے ہیں۔ کبھی فرماتے
ہیں۔ اس سے ثابت ہے کہ دنیا میں لاکھوں انبیاء گذرے ہیں اور
آئندہ گذریں گے۔ کہیں ارشاد ہوتا ہے جن مقدس لوگوں کو
کروڑوں آدمیوں نے مانا۔ ان کی نسبت بدگمانی کو دل میں
جگہ نہ دینی چاہیئے۔ کیونکہ ان بعض الظن اثم۔ یہ یاد رہے
کہ ایسے کسی مقدس نے اپنے وفات پانے کے دن کروڑوں کا
گروہ اپنے پیچھے نہیں چھوڑا۔ کبھی نبوت محمدیہ کے لئے

کرنل الکاٹ کے حوالے سے اس زبردست شہادت کا اقرار
ہوتا ہے کہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم بے شک سچے نبی تھے
اور ان کے سچے نبی ہونے کی بڑی دلیل یہ ہے کہ ان
کی کانشنس نے بھی ان سے کہدیا تھا تو نبی ہے کیونکہ
کانشنس ہرگز کذب اور تصنع کی شہادت نہیں دیتا نہ
کبھی کی طرف جاتا ہے کوئی شخص اگر محض دنیا طلبی اور
خود غرضی سے زہد و تقوے کی دوکان جماتا ہے اور
لوگ فریب میں آکر اس کے معتقد ہو جاتے ہیں مگر وہ
خود اپنے کو ضرور جھوٹا اور مکار سمجھتا ہے۔ چور اور ڈاکو
دنیا کا مال مارتے اور خوش ہوتے ہیں مگر دل میں اپنے
کو ضرور بے ایمان سمجھتے ہیں اور ہر وقت اپنے کو ملامت
کرتے ہیں۔ ملامت کرنے والا وہی کانشنس ہے
محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمانا۔ کہ اشھد
انی رسول اللہ یعنے میں گواہی دیتا ہوں کہ میں رسول
ہوں۔ یہ شہادت ان کی کانشنس کی ہے نہ کہ خود انکی
کیونکہ شاہد دوسرا شخص ہوتا ہے نہ کہ خود مدعی۔ سبحان اللہ
کرنل صاحب نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے نبی برحق ہونے
کی کتنی زبردست دلیل بیان فرمائی ہے۔ سچ ہے سہ
آنچہ دانا کند کند ناداں - لیک بعد از ہزار رسوائی
اب دیکھیں میاں شوکت اس زبردست دلیل سے
کیا فائدہ حاصل کرتے ہیں۔ العظمۃ للہ! کیا ہی بات
ہے۔ "ان العاقبۃ للمتقین۔ کم فہموں نے جن عقائد کو
ایک وقت۔ دجالیت۔ کفر اور ضلالت کہا اب
نہائت عاجزی سے انہیں معتقدات حقہ کی طرف
جھک رہے ہیں حق کی قوت کا یہ کیا عجیب نظارا ہے
ایک برہمو۔ ایک آریہ۔ ایک یونیٹیرین۔ ایک فری تھنکر
کی کون زبان پکڑ سکتا ہے۔ جبکہ وہ اپنے آبائی ذلیل
بت پرستی کو چھوڑ کر وحدانیت کے قریب قریب ہو کر یہ کہتا ہوا
گذرتا ہے۔ کہ یہ اس کے قدیم مذہب کے عالیشان عمارت
کے کونے کا پتھر ہے یا یہ کہ اس پتھر کو جو معماروں نے
رد کر دیا تھا اس کے دماغ کے صناعی کے گیت گانا
واجب ہے۔ احسان فراموشی کے رجز سے عہدہ برآنہ
ہو کہ وہ اصل حقانیت سے اتنے ہی دور ہیں جس قدر
کہ وہ اپنے آپ کو نزدیک سمجھ رہے ہیں۔

غلام مصطفےٰ خان۔ سکرٹری انجمن احمدیہ ہمبڑان

اکثر کٹ ملا لوگ کہا کرتے تھے کہ سلطان روم پر یورش اور
غلبہ تو ابھی ہوا نہیں جو علامت مسیح موعود کے آنے کی ہو
پھر مرزا صاحب قادیانی کیسے مسیح موعود ہو سکتے ہیں بڑا خوف
کا مقام ہے کہ اللہ تعالے کی پیشگوئی جو اس کے رسولوں
کی زبان مبارک سے کہلائی جاتی ہیں وہ تدریجاً پورے ہوئے
بغیر نہیں رہتیں مگر جلد باز مخالف سوء ظنی میں سبقت
کرکے مخالفت سے اپنے آپ کو جلد ہلاک کر لیتا ہے
پیغمبر علیہ الصلوۃ والسلام سے تورات کی پیشگوئی بموجب
کفار نے مطالبہ کیا تھا۔ کہ نبی آخر الزمان کے مبعوث
ہونے کی علامت ایک یہ بھی ہے کہ اس کے شہر انہار
وقصور سے بارونق ہو جاویں گے اور یہ بات حضور علیہ السلام
کی کی زندگی میں نہ مکہ معظمہ میں تھی نہ کسی جگہ ملک حجاز میں
سورہ الفرقان میں جو کی سورۃ ہے اللہ تعالے نے کفار
کے اس اعتراض کا جواب یوں بیان فرمایا۔ تبارک الذی
ان شاء جعل لک خیرا من ذالک جنت تجری من
تحتہا الانہار۔ و یجعل لک قصورا ط
یعنے یہ بات بھی انہار و قصور والی انشاء اللہ تعالے اب
عنقریب پوری ہوئے جاتی ہے۔ بلکہ مطالبہ سے بڑھ
چڑھ کر شان و شوکت کے ساتھ اللہ تبارک و تعالیٰ عنقریب
دکھلائیں گے۔ جیسا کہ انشاء کے فرمانے سے ظاہر ہو رہا ہے
مگر جلد باز مخالف کب اس کو قبول کر سکتا تھا۔ آخر کار انہار
و قصور تو کچھ عرصہ کے بعد ملک حجاز میں پائے جاوینگے
مگر معترض کے نام و نشان کو صفحہ ہستی سے مٹا دینے کے
بعد۔ جس نے توارۃ میں انہار و قصور کی پیشگوئی کو پڑھا ہو اور
پھر قرآن شریف میں کفار کی طرف سے اس پیشگوئی کا مطالبہ اور
نبوت کا انکار بھی دیکھا ہو اس کو پیغمبر علیہ الصلوۃ والسلام
کے زمانہ کے کفار پر حسرت کرنے سے پہلے خود اپنے
کفر و انکار پر افسوس کرنے کا ایک موقعہ ہے جو اس وقت
بہ زمانہ مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام سلطان روم کی معزولی
کے سبب سے پیش آیا ہے۔ انہار و قصور والی پیشگوئی بھی
پیغمبر علیہ الصلوۃ والسلام کے بعد ہی پوری ہوئی اور
سلطان روم پر یورش ہونے کی پیشگوئی بھی مسیح موعود ع
کے وفات پانے کے بعد ہی پوری ہوئی اسی لئے جیسا کہ
قرآن شریف میں اما نرینک بعض الذی نعدھم او
نتوفینک پیغمبر علیہ الصلوۃ والسلام کے حق میں وحی کی گئی
تھی۔ مکرر مسیح موعود کی زبان مبارک پر یہی آیت قرآنی
دو بارہ وحی کی گئی۔ فما اشبھ اللیل بالبارحہ۔

بنگر اے قوم نشانہائے خداوند قدیر | ہمارا اس علاقہ میں

گذشتہ شب آج کی رات کے کچھ ہی شد بد شباہت رکھتی ہے
اس سے چند سال پیشتر کا بھی کما رسنے ہے کہ مہدی کے
ظہور کی علامت رمضان کے مہینے میں خسوف و کسوف کا اجتماع
ہے گو ماہ رمضان میں جب کسوف و خسوف کا وقوع بھی ہوا تو
ہو گیا تو محض ہٹ دھرمی سے طرح طرح کے رنگ عذر و تاویل
انہوں نے بیہودہ پیش بنا ڈالی ہیں۔ مگر رب العزت کا یہ
فرمان کہ ذالک تذکرہ من ایام الحق۔ اکبر من احقاقا
یوم ٹھیوما - ہر ایک پہلا نشان خداوند قدیر کے اگلے نشان
سے بڑھ چڑھ کر ہی دکھلایا گیا۔ کیا یہ بات مرزا صاحب یا کسی
احمدی کے دست قدرت میں تھی کہ سلطان یزید کے پورٹس کو ڈاکو
معزول کر کے دکھلاتے کہ یہ پیشگوئی بھی پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم
کی جو مسیح موعود کے زمانہ میں واقعہ ہونیوالی تھی پوری ہوگئی اس
کے ساتھ حیدر آباد کی طغیانی اور اٹلی و یورپ کے زلزلوں کا نقشہ
جس کو حضرت مسیح موعود و مہدی مسعود علیہ الصلوٰۃ والسلام
کی آنکھوں کے سامنے ان کی وفات سے دراز عرصہ پیشتر اللہ تبارک و
تعالیٰ نے دکھلا دیا تھا۔ حضرت اقدس کے ذیل کے چند
اشعار میں غور سے مطالعہ کرو۔ السعید من وعظ بغیرہ

سو نیوالو جلد جاگو یہ نہ وقت خواب ہے
جو خبر دی وحی حق نے اس سے دل بیتاب ہے
زلزلہ سے دیکھتا ہوں میں زمین زیر و زبر
وقت اب نزدیک ہے آیا کھڑا سیلاب ہے
ہے سر رہ پر کھڑا نیکوں کے وہ مولا کریم
نیک کو کچھ غم نہیں ہے گو بڑا گرداب ہے
کوئی کشتی اب بچا سکتی نہیں اس سیل سے
حیلے سب جاتے رہے اک حضرت تواب ہے

احمد اللہ از بلاسپور

قادیان میں مستورات کا جلسہ

مسز اکمل نے قادیان میں آتے ہی ایک وومن کلب قائم کیا اور یہاں کی پڑھنے
والی تعلیم یافتہ بیبیوں میں تحریک کی کہ جب دار الامان مرکز اسلام
ہے اور تمام قوم کا مرجع یہی مقام ہے تو کیا وجہ ہے کہ یہاں
مستورات کے ہفتہ وار جلسے نہ ہوں جن میں اپنے فرقے کی بہتری
و بہبودی کے لئے تجاویز سوچی جاویں یہ تجویز ایک نہایت
ہی مبارک تجویز ہے کیونکہ قوم کی ترقی و کامیابی کا دارومدار
بہت کچھ مستورات کی حالت کے بہتر ہونے پر موقوف ہے۔
ہماری قوم کے بچے اگر تعلیم یافتہ ماؤں اور بہنوں کے زیر سایہ
تربیت پائیں گے تو ایک دن وہ لائق باپ اور اچھے
بھائی کہلائیں گے۔

ہم اس انجمن کے انعقاد پر بہت خوش ہیں بشرطیکہ ہماری
بہنوں کے ارادوں میں استقلال اور ثبات ہوں۔ رشمارٹ
لوگ کمیشنوں کا میں بہت سختی سے مخالف ہوں۔ اسی واسطے
میں نے اور سچ کبھی ایسے جلسوں میں شامل نہیں ہوتا۔ ایک
فوری جوش اٹھتا ہے اور ڈیڑھ اینٹ کی علیحدہ مسجد قائم کر
لیجاتی ہے مگر دو چار ہفتے کے بعد پھر نہ وہ مجلس ہے اور نہ مجلس
والے۔ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کے حال پر رحم کرے اور انہیں ہر کام
میں استقلال بخشے۔

اس جمعہ ۱۴ مئی کو مستورات کا ایک جلسہ ہوا۔ اہلیہ مرزا بشیر احمد
اور ڈاکٹر بشارت احمد و اہلیہ مرزا محمود احمد و اہلیہ قاضی اکمل نے اپنے اپنے
مضامین امیر المومنین کی زوجہ محترمہ کی صدارت میں سنائے جن
میں اپنی ذمہ داریوں اور اتفاق اور ہمدردی اور اپنے اوقات
کو بہترین مشاغل میں خرچ کئے جانے کی تحریک ... تھی۔ اگر
اخبار میں گنجائش ہوتی تو وہ تمام مضمون درج ہو جاویں گے ورنہ
امید ہے کہ معزز مستورات معاف فرماویں گی۔

قادیان میں کمیٹی

شیخ یعقوب علی صاحب کی تحریکات کے تموج کا ایک نمونہ اس کمیٹی کا
قائم ہونا بھی ہے جسکی نسبت میرے ایک دوست نے مجھ سے سوال
کیا کہ قادیان میں بھی کوئی کمیٹی ہے تو میں نے اسے کہا تھا کہ
اگر ہوس ٹیکس کے لئے غریبوں کا چھپڑا جلانا سنا جاوے تو تب
یقین ہو جاتا ہے کہ کمیٹی ہے لیکن اگر اس کمیٹی کے فرائض
صفائی وغیرہ کی طرف دیکھا جاوے تو پھر کچھ شبہ سا پڑ جاتا
ہے۔ ہمعصر الحکم نے اس پر نوٹس لیا ہے واقعی بعض مقامات
خصوصاً جنوب مغربی حصہ میں غلاظت کے ڈھیر پڑے ہیں بازاروں میں
مضر صحت اور سڑی بُسی چیزیں فروخت ہوتی ہیں جن کی طرف
سٹی فادرز کی پوری توجہ درکار ہے۔ کمیٹی والوں کا صرف یہی فرض نہیں
کہ وہ دفتر میں مسافرانہ شب باشوں پر بھی ٹیکس لگانے
کی تجویزیں سوچتے رہیں بلکہ ان کے اہم فرائض تو وہ ہیں
جن کے لئے کمیٹی قائم ہوتی ہے۔ مجھے اس وقت حضرت اقدس کا
قول یاد آگیا جسکی میں مذہبی حیثیت سے قدر کرتا ہوں کہ ہماری
رائے میں تو یہاں کمیٹی مفید نہیں۔

تعلیم الاسلام

ہائی سکول کا شاف مولوی صدر الدین صاحب کی توجہ سے اعلیٰ ہوتا جاتا ہے جو امید ہے
کہ بہت مفید ہوگا مگر ان مہاجرین کی خدمات جنہوں نے ایسے وقت میں
سکول کی امداد کی ہے جبکہ اس کی ترقی کی یہ حالت نہ تھی ان
خدمات سابقہ کا لحاظ بھی ضروری ہے۔ باہر سے بہت طالب علم
آ گئے ہیں دیکھی توجہ مولوی محمد علی صاحب کی بار بار تحریک اور ذاتی کوشش
اور سال کے اخیر پر جماعتوں کا تبدیل ہونا ہے) جب تک بورڈنگ ہوس کے
انتظام کو ایسے پیمانہ پر نہ لایا جاویگا کہ بورڈنگ اور گھران کے لئے یکسان
ہو جاوے چھوٹے چھوٹے بچوں کا اتنی دور مسافت میں رہنا مشکل ہے
ضرورت سے زیادہ سخت پابندیاں اور آئے دن قوانین نکلتے رہنا اور سپرنٹنڈنٹوں
کی تبدیلی کوئی مفید نتائج نہیں رکھتی بلکہ بچوں کو بیدل بنا دیتی ہے بورڈنگ
کے لڑکوں کو اجازت دیجائے کہ وہ اپنا ایک کلب بنا لیں اور اپنی ضرورتیں
اور تکلیفیں بلا تکلف ہفتہ وار سپرنٹنڈنٹ کو بتلا دیا کریں امید ہے کہ مولوی شاہ
صاحب جنہوں نے حال میں چارج لیا ہے ان نقائص میں اصلاح کرینگے
اور اس بیدلی کی تلافی کر دینگے۔ جو پچھلے دنوں میں بچوں کو ... تشدد
سے لاحق حال ہوئی۔

فارسی - ہم نے سنا ہے اور آثار سے ایسا پایا جاتا ہے کہ تعلیم الاسلام
ہائی سکول سے فارسی اڑائے جانے کی کوشش کی جا رہی ہے میں نے اس
خبر کو بہت ہی رنج اور افسوس کے ساتھ سنا ہے مسلمانوں کا بہت سا علمی
ذخیرہ ابھی عربی فارسی میں ہے اور فارسی سے بے تعلقی انہیں بہت سے
فوائد سے محروم کر دیگی اس لئے ہم ذمہ وار آفیسروں کی توجہ نہایت زور سے
اس طرف مبذول کرانا چاہتے ہیں فارسی نہایت شیریں زبان ہے اردو کی
ترقی بھی بہت کچھ اس زبان کے جاننے پر موقوف ہے۔

ہماری لوکل ضرورتیں

قادیان کی لوکل ضرورتوں کے متعلق اخبار میں لکھنے سے میں ہمیشہ احتراز کرتا
ہوں لیکن اب انتظار کی حد ہو چکی آخر تنگ آمد بجنگ آمد کے اصول کے
مطابق مجھے لکھنا پڑتا ہے کہ انجمن تو قادیان میں ہر ہفتہ ایک نئی قائم
ہو جاتی ہے لیکن کسی کو یہ خیال نہیں آتا کہ کچھ کام ایسا بھی کریں جو یہاں
کے رہنے والوں کے لئے مفید ہو سکے پھر اس پر ستم یہ ہے کہ اگر کچھ
کوشش ہوتی بھی ہے تو وہ تجویز کی حد تک رہ جاتی ہے ورنہ اگر توجہ کی
جائے تو یہاں کے چار پانسو رہنے والوں کی ضروریات کے لئے آٹا گھی
کپڑے وغیرہ ضروریات کے لئے احمدیوں کیواسطے دوکانداری کا میدان
کس قدر وسیع ہے۔ ہماری کسی مسجد میں غسلخانہ نہیں ایک کنوئیں پر ڈول تک
نہیں اس کا نتیجہ ہے سب کو خصوصاً مہمانوں کو جیسی کچھ تکلیف پیش آتی
ہے وہ انہی کو معلوم ہے جنہوں نے اس نظارہ کو دیکھا نہانیوالا یا تو
بے شرمی سے کسی غیر احمدی مسجد میں جا کر دو چار سنیگا یا دھوپ میں جلتا ہوا
کسی کنوئیں پر جائیگا محض اس لئے کہ ڈول اور رسی نہیں۔ کیا یہ ایسی بات
تھی کہ میں اسے اخبار میں لکھتا مگر غفلت اور بے پروائی ہماری اس
حد تک پہونچ چکی ہے کہ اس کے سوا کوئی تدبیر نہیں مجلس ضعفا بھی
اس ضرورت کو محسوس کرتی۔ پھر جامع مسجد ہے اس کا ایک کو ہٹا سو آدمیوں
کے لئے کافی ہوگا اب نماز پڑھنے والے ہیں چار پانسو جمعہ کے دن
کچھ تو سائبان کے نیچے اور کچھ دھوپ میں جلتے رہتے ہیں میرے خیال میں تو
اب کافی امتحان ہو چکا ہے کہ احمدی جماعت کے ممبر اتنا دینی شوق رکھتے ہیں کہ وہ دھوپ میں خطبہ سن سکتے اور نماز پڑھ سکتے ہیں۔ مگر کیا پختہ مسجد کے انتظار میں اتنی تکلیف اٹھانا کوئی دانشمندی ہے ظہر و عصر کیوقت بیچارے لڑکوں کے پاؤں جل جاتے ہیں جو وہاں روز نماز پڑھنے جاتے ہیں۔ فی الحال
ایک چھپر ہی ڈال لیا جاوے۔ مسجد کی جنوبی زمین پر ایک کچا کمرہ ہی بنا لیا جاوے اس میں شرم کوئی بات نہیں۔ صحابہ کرام کی مسجد بھی جیسی تھی اس کا حال سب کو معلوم ہے۔ پھر جب خدا توفیق دیگا۔ عالی شان مسجد بن جاویگی۔

یہ کتاب جس گھر مین موجود ہو تو علاج مین کوڑی خرچ نہو

قیمت معہ محصول **علاج بے دوا** ایک روپیہ آٹھ آنہ

یہ کسی ایک کتاب کا ترجمہ نہین بلکہ چالیس پچاس کتابون کا خلاصہ ہے - جرمنی - امریکہ وغیرہ کے تمام مشہور ڈاکٹرون کی نئی تحقیقاتون کا مجموعہ - اس مین نئی طرح کے علاجون کا بیان ہے

باب ۱ - صرف غذا کی تبدیلی سے ہر بیماری کا علاج تندرستی کی غذا کے قواعد -

باب ۲ - ہر قسم کی غذائون کی خاص تاثیر - ہاضمے کے اصول و تیجہ

باب ۳ - صرف پرہیز اور فاقہ سے - سب بیماریون کا آسان علاج

باب ۴ - آنتون کی صفائی سے تمام بیماریون کا دور کرنا امریکہ والون کے اصول

باب ۵ - مخصوص ورزشین - ہر قسم کی بیماریون کے دور کرنے کے لئے معہ تصاویر -

باب ۶ - اعضا و رگون کی مالش سے بیماریان دور کرنیکے طریقے

باب ۷ - خیالی قوت سے مدد لا کر کسی کی طرف دیکھ کر بیماری دور کرنا

باب ۸ - پانی سے سب بیماریون کا علاج بذریعہ غسل یا شوربہ وغیرہ

باب ۹ - ہوا سے علاج - سب بیماریون کا بذریعہ ہوا نا یا مجیسے گہری سانس لینے کے -

باب ۱۰ - جرمنی کے ڈاکٹر لوئی کہنی کی ایجاد - قدرتی طریقے علاج - جانورون کی نقل -

باب ۱۱ - شعاع آفتاب سے سب بیماریون کا علاج - مختلف رنگون کے شیشون سے

باب ۱۲ - ہاتھ پیر ہلانے دبانے حرکت و سکون سے بیماریون کا علاج - سویڈن کا طریقہ -

باب ۱۳ - مقناطیسی و بجلی سے علاج - بجلی کی کل جسم پر لگانا - بجلی کا پانی - بجلی کا پھاہا -

باب ۱۴ - علاج موسیقی سے - جواہرات سے - مٹی سے تعویذ سے - جالینوس - لقمان بقراط وغیرہ کے اصول صفحہ ۲۰۴

نوٹ - فہرست کتب معہ جنتری مفت منگواؤ -

ملنے کا پتہ

قیصر ہند ایجنسی عدا لدھیانہ پنجاب

ضرورت - گرلز سکول قادیان کے لئے ایک استانی کیضرورت ہے تنخواہ کیمتعلق بذریعہ خط و کتابت ہیڈ ماسٹر مدرسہ تعلیم الاسلام سے فیصلہ کیا جاوے - درخواستین بمعہ نقول سندات اپنی کے میرے نام آوے - محمد علی سکرٹری

دانت ۳/۱۲

مسٹر عبد الحمید خان دندان ساز واڈینٹسٹ بر دوکان دوائی خانہ حاجی الفرڈ اینڈ کو کمپنی سوداگران ادویات انگریزی متصل برف خانہ انارکلی لاہور - نہائت اعلےٰ و مضبوط مصنوعی دانت لگاتے ہین - پندرہ سالہ تجربہ وہ ولایتی روساء سینکڑون معزز انگریزون کے سارٹیفکیٹ حاصل کردہ ہین - خاص پیبل کے چشمے و مصنوعی آنکھین بھی موجود ہین - ڈاکٹرون کے نسخہ جات متعلق عینکون کے نہائت احتیاط سے تیار ہوتے ہین پردہ دار مستورات کے لئے علیحدہ انتظام کیا گیا ہے دوائی خانہ سے انگریزی ادویات ہر قسم کی مل سکتی - نرخنامہ مقابلتہً نہائت ارزان

آخری اطلاع

ایک مشہور کارخانہ کی تیار کردہ ریلوے ریگولیٹر گھڑی جسکی قیمت للعہ گارنٹی چار سال علاوہ اس شرط پر کہ اگر چار سال کے اندر واپس کرنا چاہین تو نصف قیمت پر واپس لے لی جاویگی اس سے شرط اور گارنٹی کا اقرارنامہ ہمراہ گھڑی روانہ ہوگا پانسو گھڑیون مین سے صرف ۶۰ گھڑیان اسٹاک مین رہ گئی ہین بہت جلد منگوایئے بیشک یہ گھڑی عرصہ تین ماہ سے ہمارے استعمال مین ہے وقت مین اب تک کوئی عیب معلوم نہین ہوا گھڑی مضبوط اور عمدہ پرزون کی ہے - (بدر)

ضروری اطلاع

واضح ہو کہ پچھلے سال گوگل مینے رنگین شیشہ پتھر کے چشمے جو دھوپ کی چمک سے آنکھ بچانے والے جلد فروخت ہونے پر بہت سے صاحبان کی شکائت باقی رہگئی تھی اب تیار ہو کر آ گئے ہین جن صاحبان کو ضرورت ہو نرخ دریافت کر کر جلد منگوالین -

المشتہر

امراؤ نگم کمپنی تھوک فروش پیپل مہادیو اسٹریٹ دہلی

اشتہار صدق آثار

(الصدق ینجی والکذب یہلک)

میرے پاس وہ اصلی ہیرا ہے جسکو لوگ فی تولہ کئی روپیہ پر فروخت کرتے ہین لیکن مین کسی اشد ضرورت کی وجہ سے پانچ روپیہ پر فی تولہ دیتا ہون اگر کسی کو کچھ تردد ہو تو مصر لنڈاک بھیجکر کسی تجربہ کار سے تسلی کرا سکتے ہین - المشتہر مولوی محمد یسین واثق - مانسہرہ ہزارہ (نوٹ - یہ ہیرا دفتر سے بھی مل سکتا ہے)

حضرت خلیفۃ المسیح

شاہی طبیب حاذق مولوی حکیم نور الدین صاحب کا مجربہ

ممیرے کا سرمہ

خدا کی دی ہوئی نعمتون مین سے آنکھین بڑی نعمت ہین - اور آجکل کچھ ایسے اسباب پیدا ہو گئے کہ عام طور پر لوگ آنکھون کی بیماریون مین مبتلا ہین وجہ اون کو دیکھو وہ بھی عینک لگائے پھرتے ہین اور ضعف نظر کی عام شکائت ہے - مینے بڑی محنت سے اصلی ممیرا جو امراض چشم کے لئے مسلم مفید چیز ہے حاصل کیا اس کے اصل ہونے کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے تصدیق فرمائی - حضرت مسیح موعود کا خاندان طبی لحاظ سے بھی ایک ممتاز خاندان ہے اور اس پہلو سے بھی آپ کی تصدیق بے نظیر ہے اور علاوہ برین حضرت خلیفۃ المسیح مولوی حکیم نور الدین صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ نے جو (مسلم شاہی طبیب ہین) بھی تصدیق فرمائی ہے کہ یہ اصلی ممیرا ہے - ممیرا حاصل کرنے کے بعد مین نے حضرت حکیم صاحب ممدوح سے مجرب اور ہزارہا مریضان چشم پر آزمائے ہوئے سرمے کے نسخے کو آپ کی ہدائت کے موافق ترکیب دیکر طیار کیا ہے مین اور اب فائدہ عام کے لئے مین اسے مشتہر کرتا ہون اور چونکہ یہ تین مختلف نسخے ہین اس لئے ہر ایک قسم کے سرمہ کی قیمت جدا جدا ہے مریضان چشم اگر سرمہ طلب کرتے وقت اپنی بیماری کی تفصیل لکھ بھیجا کرین - تو ہم حضرت مولوی صاحب سے مشورہ کر کے جو سرمہ وہ تجویز فرمائین گے وہ بھیجدیا کرین گے -

قیمت سرمہ اول عا فی تولہ - قسم دوم عہ فی تولہ سوم عہ فی تولہ قیمت ممیرا قسم اول عسہ فی تولہ جس کو لوگ فی تولہ اڑہائی سو روپیہ پر فروخت کرتے ہین - قسم دوم سے - اگر اصل ممیرا نہ ہو تو واپس کر کے قیمت لے لو -

علاوہ ازین میرے پاس لنگی ہر قسم کی زری - ریشمی - پشاوری سوتی زرد سیاہ بادامی شہدی و سفید ٹیکہ ٹسری وغیرہ عا سے لیکر عہ تک موجود ہین اور نیز کلاہ و ٹوپی و زری وردی ہر قسم موجود ہے جو چیز پسند نہ ہو معقول وجہ بیان کرنے کے بعد خریدار کو واپس کرنے کا اختیار ہے - خرچ آمد و رفت بذمہ خریدار

المشتہر

احمد نور مہاجر کابلی از قادیان (گورداسپور)

حضرت مولانا مولوی نورالدین صاحب کے فرمائے ہوئے روزانہ درس قرآن شریف سے نوٹ

سورۃ البقرۃ

(پارہ سوم)

(۷- اپریل ۱۹۰۹ء رکوع ۴)

مثل الذین ینفقون اموالھم - ان جنگوں میں ضرورت پڑتی تھی خرچ کی - پس اس کی ترغیب دی - یہ بات یاد رکھو کہ انبیاء ما اسئلکم علیہ من اجر ان اجری الا علی اللہ کا اعلان کرنیوالے ہیں جو داعی الی الحق ہوتے ان کو کسی اجر کی ضرورت نہیں - میں خود اپنی طرف دیکھتا ہوں کہ تمہیں درس دیتا ہوں - مگر کبھی میرے واہمہ میں بھی نہیں گذرا کہ کوئی اس کے عوض میں مجھے کچھ دے یا سلام تک ہی کرے - عبد القادر جیلانیؒ نے کیا ولتہ علی الحکم الاتصال میں اپنے پاک دل کا بہت ہی سچا نقشہ کھینچا ہے - گو احمق لوگوں نے اس کے شرک آمیز معنے لئے ہیں مگر اصل یہی ہے کہ انہوں نے یہ بتلایا ہے کہ میرے نزدیک دنیا کی قدر ایک رائی کے دانے کے برابر نہیں مگر دنیا رائی میں نہیں آسکتی -

پس خوب یاد رکھو کہ انبیاء جو چندے مانگتے ہیں تو اپنے لئے نہیں بلکہ انہی چندہ دینے والوں کو کچھ دلانے کے لئے - اللہ کے حضور دلانے کی بہت سی راہیں ہیں اون میں سے یہ بھی ایک راہ ہے جس کا ذکر پہلے شروع سورۃ میں "مما رزقنٰھم ینفقون" سے کیا پھر "اتی المال علے حبہ" میں پھر اسی پارہ میں "انفقوا مما رزقنکم" سے - مگر اب کھول کر مسئلہ انفاق فی سبیل اللہ بیان کیا جاتا ہے - انجیل میں ایک فقرہ ہے کہ جو کوئی مانگے تو اسے دے - مگر دیکھو قرآن مجید نے اس مضمون کو ۵ رکوع میں ختم کیا ہے - پہلا سوال تو یہ ہے کہ کسی کو کیوں دے سو اس کا بیان فرماتا ہے کہ اعلاء کلمۃ اللہ کے لئے خرچ کرنے والے کی ایک مثال تو یہ ہے کہ جیسے کوئی بیج زمین میں ڈالتا ہے مثل باجرے کے پھر اس میں کئی بالیاں لگتی ہیں -

واللہ یضاعف لمن یشاء - بعض مقام پر ایک کے بدلے دس اور بعض میں ایک کے بدلے سات سو کا مذکور ہے یہ ضرورۃ - اندازہ - وقت و موقعہ کے لحاظ سے فرق ہے - مثلاً ایک شخص ہے دریا کے کنارے پر سردی کا موسم ہے - بارش ہو رہی ہے ایسی حالت میں کسی کو گلاس بھر کر دیدے تو کونسی بڑی بات ہے لیکن اگر ایک شخص کسی کو جب کہ وہ جنگل میں دوپہر کے وقت تڑپ رہا ہے پیاس کی وجہ سے جاں بلب ہو - محرقہ میں گرفتار - پانی دیدے تو وہ عظیم الشان نیکی ہے پس اسی قسم کے فرق کے لحاظ سے اجروں میں فرق ہے - رابعہ کا ایک قصہ لکھا ہے کہ اون کے گھر میں بیس آدمی مہمان آگئے - گھر میں صرف دو روٹیاں تھیں آپ نے اپنی جاریہ سے کہا جاؤ کہ یہ فقیر کو دے دو اس نے دل میں کہا کہ زاہد عابد بیوقوف ہی پرلے درجے کے ہوتے ہیں - دیکھو گھر میں بیس مہمان ہیں - اگر انہیں ایک ایک ٹکڑہ دے تو بھی بھوکے رہنے سے بہتر ہے اور ان مہمانوں کو یہ بات بری معلوم ہوئی لیکن وہ نہیں جانتے تھے کہ رابعہ کا کیا مطلب ہے - تھوڑی دیر ہوئی تو ایک ملازمہ کسی امیر عورت کی ۱۸ روٹیاں لائی رابعہ نے انہیں واپس دے کر فرمایا کہ یہ ہمارا حصہ ہرگز نہیں واپس لے جاؤ اس نے کہا نہیں میں بھولی نہیں - مگر رابعہ نے بہ اصرار کہا کہ نہیں یہ ہمارا حصہ نہیں ناچار وہ واپس ہوئی ابھی دہلیز میں قدم رکھا ہی تھا کہ مالکہ نے چلا کر کہا کہ تو اتنی دیر کہاں رہی یہ تو دو قدم پر اس کا گھر ہے - ابھی تو رابعہ بصری کا حصہ پڑا ہے - چنانچہ پھر اسے بیس روٹیاں دیں - جو وہ لائی تو آپ نے بڑی خوشی سے لیں کہ واقعی یہ ہمارا حصہ ہے اس وقت جاریہ اور مہمانوں نے عرض کیا کہ ہم اس نکتہ کو سمجھے نہیں - فرمایا جس وقت تم آئے تو میرے دو روٹیاں تھیں میرے دل میں آیا کہ آؤ پھر مولا کریم سے سودا کریں اس وقت میرے مطالعہ میں یہ آیت تھی - من جاء بالحسنۃ فلہ عشر امثالھا - اس لحاظ سے دو کی بجائے بیس آنی چاہیئے تھیں - یہ ۱۸ لائی تو میں سمجھی کہ میں نے تو اپنے مولا سے سودا کیا ہے وہ تو بھولنے والا نہیں پس یہی بھولی ہے - آخر یہ خیال سچ نکلا - یہ بات واقعی کہانی قصہ نہیں - میں نے خود بارہا آزمایا ہے - مگر خدا کا امتحان مت کرو اس کو تمہارے امتحانوں کی کیا پرواہ ہے خدا کے قول کا علم عام کھیتی باڑی سے ہو سکتا ہے - بیج ڈالا جاتا ہے تو اس کے ساتھ کیڑے کھانے کو موجود پھر جانور موجود - پھر ہزاروں بلائیں ہیں اون سے بچکر آخر اس دانے کے سینکڑوں دانے بنتے ہیں - اسی طرح جو خدا کی راہ میں بیج ڈالا جاوے وہ ضائع نہیں جاتا -

اب اس سوال کا جواب تو ہو گیا کہ کیوں دے اب بتاتا ہے کس طرح دے؟

اول تو یہ کہ محض لابتغاء مرضات اللہ دے احسان نہ جتائے بعض لوگ ملاں کو کہتے ہیں ہماری روٹیوں کا پلا ہوا یہ حد درجے کی سفاہت و کمینگی کی بات ہے - دوم کسی کو تکلیف نہ دے

ولا خوف علیھم ولا یحزنون - یہ خیرات کی برکات بتائی ہیں کہ مشکلات میں خیرات کرنے والے کو خوف اگر لاحق ہو تو وہ دور کیا جاتا ہے اور پھر اسے حزن نہیں ہوتا ایک مفسر نے سخت غلطی کی ہے جو اس آیت کی نسبت لکھدیا ہے کہ صرف صحابہ کے لئے تھی اب یہ بات نہیں -

قول معروف و مغفرۃ - سائل سوال کرتا ہے تو اس وقت چار مشکلات ہو سکتی ہیں - مسئول کے لئے یہ دو کہ مثلاً جیب میں روپیہ پیسہ ہیں - مگر دل دینے میں مضائقہ کرتا ہے کئی عذرات سامنے آتے ہیں کہ آمدنی کم ہے فلاں فلاں خرچ درپیش ہے - پس دوں تو کیوں کر دوں - احتیاج لازم حال ہے کنبہ بہت ہے - یا پاس کچھ نہیں اور دل چاہتا ہے - یا ظاہر داری کا تقاضا ہے کہ کچھ دے - اسی طرح سائل یا تو ایسا ہے کہ واقعی محتاج ہے یا وہ بطور پیشہ و عادت کے مانگتا ہے جیسے کہ میں نے ایک عورت کو سونے کا زیور پہنے مانگتے دیکھا - پوچھا تو کہا یہی ہمارا پیشہ ہے - گویا یہ چار صورتیں ہیں اب اللہ انکے لئے دو نکتے سکھاتا ہے - اگر جیب میں ہے اور دے نہیں سکتا - تو کوئی اچھی بات ہی کہہ دے جو اس کے حق میں مفید ہو ایسا ہی پاس کچھ نہیں تو قول معروف ہی اس کے بدلے میں کر دے یہ مسئول کے لئے ہے اور سائل کے لئے قول معروف یہ ہے کہ اپنے آپ کو بچائے باوجود ہونے کے کیوں

سوال کرتا پھرتا ہے اگر واقعی احتیاج سے سوال کرتا ہے تو بھی اپنے لئے قول معروف کرے کیونکہ عجز اختیار کر رکھا ہے کوئی پیشہ اختیار کر ایسا ہی اگر سوال کے پاس ہے اور دیتا نہیں تو استغفار کرے کہ جود وسخا مثمر ثمرات طیبہ کے لئے شرح صدر عطا ہو اگر پاس کچھ نہیں اور دینا چاہتا ہے تو بھی استغفار کرے۔ کہ اللہ تعالیٰ مجھے کشائش دے یا سائل کے لئے استغفار کرے ایسا ہی وہ سائل جو ہے اگر باوجود مال کا مالک ہونے کے مانگتا ہے تو استغفار کرے کہ کیوں خواہ مخواہ ذلت میں گرتا ہے اگر واقعی ہے نہیں پھر بھی استغفار پڑھے کہ اللہ اپنی جناب سے رزق دے اور سوال کی ذلت سے بچا رہوں غنی حلیم۔ اللہ کو اپنی ذات کے لئے صدقوں کی کچھ پرواہ نہیں وہ حلیم ہے۔ اور

الصدقة تطفی غضب الرب

ربوۃ۔ اس کے معنے بعض مترجموں نے غلطی سے اونچی جگہ یا میرکے کئے ہیں یہ غلط ہے۔ یہ ربو سے ہے جس کے معنے ہیں بڑھنا۔ پس ربوہ اس زمین کو کہتے ہیں جس میں بیج جلد نکل آوے اور بہت کثرت سے پھولے پھلے۔ پنجاب میں ایسی زمین کو نیائیں بولتے ہیں اور پہاڑون کے قریب بجرہ۔

وابل۔ پورا مینہ۔

ضعفین۔ معمول سے بہت بڑھ چڑھ کر۔ تثنیہ کبھی کثرت کے لئے بھی ہوتا ہے جیسے لبیک، سعدیک۔ فارجع البصر کرتین

تثبیتاً من انفسہم۔ کسی کے کہنے سننے سے نہ ہو۔ فوری جوش نہ ہو بلکہ دل کے پکے ارادے سے ہو پہلے بتایا خرچ کیوں کرو۔ پھر بتایا خرچ کس طرح کرو۔ ریار کے لئے نہ ہو۔ احسان نمائی اور تکلیف دہی نہ ہو۔ دلی محبت سے محض اللہ کی رضامندی کے لئے ہو۔ اب ایک دنیوی مثال دیتا ہے کیونکہ اللہ اپنی پاک باتیں جو رسولوں کی زبان پر دنیا کو پہونچاتا ہے اس کے نمونے دنیا میں سب کے ہوتے ہیں۔ (۷۔ اپریل بقیہ رکوع ۴)

ایود احدکم۔ اس آیۃ میں تمام درختوں میں سے نخیل و اعناب کا ذکر بالخصوص اس لئے کیا ہے کہ یہ بہت اعلیٰ قسم کے درخت ہیں۔ رسول کریم نے مومن کو کھجور کے درخت سے تشبیہ دی ہے اس لئے کہ اس میں چند خاصیتیں ہیں۔ اول تو یہ کہ اس کے پتے ہوا سے نہیں جھڑتے۔ مومن کو بھی ایسا ہی ہونا چاہیئے کہ وہ قسم قسم کی مصیبتوں میں گھبرا نہ اُٹھے۔

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ مجھ پر بہت سی مصیبتیں یک لخت ٹوٹ پڑیں۔ میں جماعت کرانے لگا الحمد کے آل تک پہونچا تھا کہ حمد پڑھنے سے میری طبیعت نے مضائقہ کیا ربنوا پنے دل سے سوال کیا کہ تو ایک قوم کا امام ہو کر الحمد پڑھنے لگا ہے کیا واقعی تیرا قلب شرح صدر سے اللہ کے حضور میں شکر گذار ہے اس وقت بہت اضطراب کا وقت تھا ایک طرف یہ خیال کہ مقتدی منتظر ہیں دوسری طرف یہ کہ اگر نہیں پڑھتا تو مقتدیوں کو ابتلاء ہے اور اگر پڑھتا ہوں اور شرح صدر سے نہیں پڑھتا ہوں تو یہ بھی ٹھیک نہیں۔ قربان جاؤں اپنے مولیٰ کے معاً اس نے میری دستگیری کی اور سمجھایا۔ ہم کوئی مصیبت بھیجتے ہیں اور اس پہ اگر کوئی شخص صبر کرتا ہے تو ہم اسے بہتر سے بہتر بدلہ دیتے ہیں۔ پس ایک کوڑی ضائع کرنے سے پونڈ ملے تو رنج کی کونسی بات ہے۔ اب کیا معلوم کہ اس میں کس قدر انعامات میرے لئے مخفی ہیں۔

پھر مصیبتیں گناہوں کا کفارہ ہیں گناہوں کے عوض میں جو سزا مجھے ملنی تھی وہ خدا جانے کس قدر تکلیف دہ ہوتی۔ پھر یہ مصیبت موجودہ جو ہے اس پر بھی شکر کا مقام ہے کہ خدا اس سے بڑھ بڑھ کر مجھے مصیبتیں پہونچا سکتا تھا۔ میری ناک کٹ جاتی میں بے عزت ہو جاتا۔ تباہ ہو جاتا۔ کوئی عضو ہی جاتا رہتا۔ لڑکا ہی نافرمان ہو جاتا تو کس قدر دکھ کا موجب ہوتا۔

پس جب اس نے مصیبت پر اناللہ پڑھنے والے کو نعم البدل دینے اور عام و خاص رحمتوں سے ممتاز فرمانے کا وعدہ کیا ہے تو میں کیوں شرح صدر سے الحمد نہ پڑھوں اس کے بعد میں نے الحمد پڑھی۔ غرض مومن کو چاہیئے کہ وہ مصیبتوں میں گھبرا نہ اٹھے۔

پھر کھجور میں ایک اور خاصیت ہے کہ اس کے پھل سال بھر قائم رہتے ہیں اسی طرح مومن ہر حالت میں دوسرے کے لئے مفید بنتا ہے اس کے لئے کوئی خاص موسم نہیں۔ تیسری بات کھجور میں یہ ہے کہ وہ غذا کا کام بھی دیتی ہے اور شربت کا بھی۔ گٹھلی گھوڑوں کو دیتے ہیں مقوی ہوتی ہے۔ اس کی لیفن سے قسم قسم کی رسیان اور باریک تاروں سے بستر بنتے ہیں۔ پتوں کی چٹائیاں۔ فرش اور صندوق بنتے ہیں۔ شاخوں کی الماریاں۔ اس سے اُتر کر انگور ہے۔ اس کا منقہ بھی غذا اور شربت دونوں کا کام دیتا ہے۔ پھر اس کے پتے بھی مفید ہیں۔ گو عام طور سے استعمال نہیں ہوتے۔ پھر وہ باغ بھی ایسا ہو کہ اس میں نہریں بہتی ہوں۔

من کل ثمرات۔ سیب سنگترے۔ فالسے۔ کیلے وغیرہ۔ غرض اس باغ پر ساری عمر کا سرمایہ لگا جا چکا ہے اور اب کوئی امان باقی نہیں۔

اعصار۔ اب اس پر کوئی بلا آجاوے جو اسے دبوچ لے اور وہ جل بل کر خاک سیاہ ہو جاوے تو کیسی بری بات ہے۔ اسی طرح کوئی خیرات تو کرتا ہے مگر وہ ان ہدایات کے مطابق نہیں کرتا جو حق سبحانہ نے بتائے تو پھر سب خرچ اکارت جاویگا۔

ولا تیمموا الخبیث منہ۔ ایک قصہ یاد ہے کسی ملان کے پاس لڑکا دودھ لایا اس نے کہا تم تو کبھی نہیں لائے آج کیا بات ہے اس نے کہا کتا اس میں منہ ڈال گیا تھا۔

الشیطٰن یعدکم الفقر۔ بعض وقت انسان کچھ دینا چاہتا ہے مگر دل میں طرح طرح کے وسوسے اُٹھتے ہیں کہ یہ یہ خرچ درپیش ہیں اگر اس طرح سخاوت کی تو پاس کچھ بھی نہ رہیگا ان کے متعلق فرماتا ہے کہ شیطان تو یہ کہتا ہے۔ مگر خدا فرماتا ہے کہ جو تم خلوص قلبی سے خرچ کروگے میں اسے بڑھا دونگا۔

فحشاء۔ بخل کو کہتے ہیں یہاں یہی معنے ہیں۔

یؤتی الحکمۃ۔ حکمت کی یہی باتیں ہیں جو بیان ہوئیں۔ بعض نادان طبابت کو حکمت کہتے ہیں یہ غلط ہے۔

ویکفر عنکم سیاٰتکم۔ صدقہ ضرور رد بلا ہے ایک شخص کو پھانسی کا حکم ہوا۔ راہ میں اس نے کسی سے دو پیسے مانگے۔ سپاہیوں نے لینے دئے کہ آخری وقت ہے معمولی بات پر کیا منع کرنا اس نے دو روٹیاں خریدیں اور آگے چل کر کسی مسکین محتاج کو دیدیں۔ ادھر اسکے گلے میں رسہ ڈالا گیا۔ ابھی تختہ نیچے سے کھینچا نہیں تھا کہ حکم آگیا کہ پھانسی ملتوی کردو۔ کچھ تحقیقات باقی ہے۔ آخر الامر وہ رہا ہو گیا۔ دیکھا یہ دو روٹیاں آدمی کی جان بچا گئیں۔

۸۔ اپریل ۱۹۰۹ء رکوع ۵

قرآن شریف یہ بتا کر کہ کہاں سے دے اور کس مال کو خرچ کرے اب یہ بتاتا ہے۔ کہ کس کس کو

دے ۔

للفقراء الذین ۔ سو ان میں سے ایک تو وہ فقرا ہیں ۔ جو اعلاء کلمۃ اللہ میں ہر وقت
مشغول رہتے ہیں ۔ جہاد سنانی ہو یا لسانی اور اس وجہ سے وہ

لایستطیعون ضربا فی الارض ۔ زمین میں کمانے کے لئے جد و جہد نہیں کر سکتے

بسیماھم ۔ ان کی علامتوں سے ۔ شریعت نے قیافہ کا بھی ایک علم رکھا ہے ۔

الذین یاکلون الربوا ۔ کمانے کی صورتوں میں سے ایک صورت کمانے کی جہاد کی
بہت بھاری دشمن ہے اور وہ سود ہے ۔ ربوا کے بہت ہی خطرناک نتائج میں نے اپنی آنکھوں
سے دیکھے ہیں ۔ سودخواروں کے اخلاق ایسے خراب ہوتے ہیں کہ ایک سودخوار کے
آگے ۔ میں نے ایک فقیر کے لئے سفارش کی تو وہ کہنے لگے کہ پانچ روپے میں دے
تو دوں گا مگر میرے پاس رہتے تو سو برس میں سود در سود سے ۱۰ لاکھ ہو جاتا ۔

لکھنؤ میں ایک سلطنت تھی وہ بھی محض سود سے تباہ ہوئی پہلے ان کے مبلغات پرومیسری
نوٹوں کے بدلے میں گئے پھر وہ جنگ کرنے کے قابل نہ رہے اور آخر وہ وقت آیا
کہ یہ سلطنت برباد ہو گئی ۔ میں نے چند مصنفین کی کتابوں میں پڑھا ہے کہ ربوا کے معنے ...
حضرت عمر بھی نہ سمجھے ۔ تعجب کی بات ہے کہ خدا تعالیٰ نے یہاں تک تو فرما دیا ۔ کہ فاذنوا
بحرب من اللہ و رسولہ ۔ اور یہ نہ کھولا ۔ کہ ربوا کیا ہے پھر ساہوکار ۔ جاہل سے جاہل
زمیندار سب جانتے ہیں ۔ کہ سود کیا ہے ۔

یمحق اللہ الربوا ۔ سود کو مٹاتا ہے اللہ ۔ کیونکہ اس کو منع کر دیا ۔

و یربی الصدقت ۔ اور صدقات کو بڑھاتا ہے اس طرح پر کہ ان کے دینے کا حکم دیا ۔

مورخہ ۹ ۔ اپریل ۱۹۰۹ء بقیہ رکوع ۶ و ۷

واتقوا یوما ترجعون فیہ ۔ انسان کی فطرت میں جیسی محبت کی خواہش ہے ویسے
ہی دکھوں میں اسے کسی راحت رسان ذریعہ کی آرزو ہے ۔ پس اس تقاضائے فطری کی تحت
حضرت حق سبحانہ فرماتے ہیں کہ تم جناب الٰہی میں ضرور حاضر کئے جاؤ گے ۔ کیا تم نے اپنے بچاؤ کی
کوئی تدبیر کی ہے ؟ ایک ادنے سفر میں بھی انسان اپنے اترنے کے مقام اور ضروریات سفر کا
انتظام کر لیتا ہے پس کیا اس لمبے سفر کے لئے بھی کبھی کوئی فکر دامنگیر ہوئی ہے ؟ انسان اپنی
حالت پر غور کرے کہ جب وہ تھوڑے مجمع میں اپنی ہتک گوارا نہیں کرتا تو کیا جہاں اولین و آخرین
جمع ہوں گے ۔ وہاں اپنی ہتک گوارا کرے گا ہرگز نہیں ۔

لایظلمون ۔ کسی قسم کی کمی نہ ہو گی ۔

یا ایھا الذین امنوا اذا تداینتم ۔ جہاد میں ضرورت ہے روپیہ کی اور روپیہ کا
حصول بعض کے نزدیک سود پر منحصر ہے فرمایا کہ جو سود لیتا ہے وہ اللہ سے جنگ کرتا ہے
ہاں لین دین کے معاملے میں کافی احتیاط ضروری ہے ۔

کاتب بالعدل ۔ یعنے کاتب کی تحریر عدالت سے وابستہ ہو اور قانون سلطنت کے ٹھیک
مطابق ہو ۔ ہم نے ایک دفعہ پانسو روپیہ دیا اور جائداد کی رجسٹری نہ کرائی ۔ چنانچہ وہ روپیہ
بھی واپس نہ ملا ۔ حضرت صاحب نے فرمایا ۔ نورالدین نے دو گناہ کئے ایک تو یہ اللہ کے حکم مطابق
وہ رجسٹری داخل خارج نہ کرائی ۔ دوم اپنے تساہل سے دوسرے کو گناہ کرنے کا موقعہ
دیا نہیں شاید ۵۰۰ روپیہ کی فکر ہے اور سبھی اس بات کی کہ یہی ۵۰۰ روپیہ گناہ کا کفارہ ہو
جائے کسی اور شامت میں مبتلا نہ ہوں ۔

کئی لوگ اس غلطی میں گرفتار ہیں کہ وہ لکھواتے ہیں اور قانون سلطنت کے مطابق
رجسٹری وغیرہ کرانے میں تساہل کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اجی یہ ہمارے اپنے ہیں یا بڑے بزرگ ہیں
ان کی نسبت کیا خطرہ ہے مگر آخر اس حکم کی خلاف ورزی کا نتیجہ اٹھاتے ہیں ۔

کما علمہ اللہ ۔ کما کے معنے ہیں کیونکہ ۔ علمہ اللہ ۔ صحیح فرمایا ۔ کیونکہ اللہ ہی نے
دماغ دیا اسی نے فہم دیا اسی نے آنکھیں دیں ۔ کوئی کاتب کتابت نہیں کر سکتا مگر اللہ کے فضل
سے ۔ اس لئے اپنی طرف منسوب فرمایا ۔

بالحق ۔ یعنے لکھواتے لکھواتے پیچدار باتیں نہ لکھوائے ۔

ان تضل احدھما فتذکر احدھما الاخری ۔ لاہور میں ایک شخص نے میری
تقریریں کر مجھ سے کہا ۔ کیا یہ باتیں آپ کی مجھے لفظ بہ لفظ یاد رہینگی ۔ میں نے سادگی سے کہا
نہیں ۔ اس پر وہ بولا ۔ تب یہ محدثین وغیرہ سب نامعتبر ہیں کیونکہ جب دس منٹ کے بعد کوئی
کلام لفظ بہ لفظ یاد نہیں رہ سکتا ۔ تو پھر دو سو سال کے بعد وہ باتیں کیسے یاد رہ سکتی ہیں حدیثیں
تو تمام دو سو سال کے بعد مرتب ہوئی ہیں ۔ میں نے اسے جواب دیا کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ ایک بھول
جائے تو دوسرا یاد کرا دے اس اصول کے مطابق ہم حدیثوں کے قدر مشترک کو لے لیتے ہیں ۔

فلیس علیکم جناح الا تکتبوھا ۔ تم پر گناہ نہیں جو نہ لکھو اسکو اس سے معلوم ہوا کہ لکھنا
بہرحال بہتر ہے یہ اس کلمہ سے خوب ملتا ہے ۔ فلا جناح علیہ ان یطوف بھما ۔ اس میں
طواف واجب ہے ۔

واشھدوا اذا تبایعتم ۔ شافعی دکاندار معمولی سودوں میں بھی اس پاس کی دکانوں کے
لوگوں کو گواہ کر لیتے ہیں یا کم از کم علی مذہب ابی حنیفہ کہ کر اعلان کر دیتے ہیں ۔

یضار ۔ کاتب کو حق کتابت ضرور دینا چاہیئے ۔ گواہوں کو بھی حرجانہ حسب حیثیت ان
کی دینا چاہیئے ۔

واتقوا اللہ ۔ اللہ کو سپر بناؤ اس کا تقویٰ اختیار کرو ۔ اللہ علم دیگا ۔ یہ تجربہ شدہ بات ہے
کہ تقوے کا نتیجہ سچے علوم کا ملنا ہے ۔

۱۰ ۔ اپریل ۱۹۰۹ء رکوع ۸

یہ سورۃ بقر کا خاتمہ ہے وہ بات جو میں نے ابتدا میں بیان کی تھی اس کا اس میں بھی پتہ
لگتا ہے کہ اصل غرض اس سورہ کریمہ کی اعلان جہاد ہے ۔ چنانچہ وانصرنا علی القوم الکافرین
میں اس مطلب کو ظاہر کر کے ختم کر دیا ۔ "انعمت علیھم" میں بتایا کہ بعض منعم علیھم ۔ مغضوب بھی
بن جاتے ہیں چنانچہ وہ بنی اسرائیل جن کی نسبت فرمایا ۔ اذکروا نعمتی التی انعمت علیکم
انہی کی نسبت باؤ بغضب من اللہ فرمایا ۔ دوسرے رکوع میں فرمایا کہ منعم علیھم کی کیا صفات
ہیں اور مغضوب علیھم اور ضالین کا انجام کیا ہے ۔ پھر منعم علیھم میں سے ابراہیم اور اسباط کا ذکر کیا ۔
پھر جہاد کے لئے آیات فرمائیں اور قاتلوا میں اس کی تصریح کر دی ۔ چونکہ جنگوں میں جوش کے
لئے شراب اور خرچ کے لئے میسر کا طریق تھا اس لئے اس کی نسبت احکام صادر فرمائے
اور لڑائی میں بعض بیوہ ہوئیں ۔ بعض یتامیٰ کچھ خانگی تنازعات پیش آئے اس لئے ان کے
بارے میں ضروری احکام بتا دئے ۔ پھر بتا دیا کہ تم ایسے نہ بننا جیسے موسیٰ کے ساتھی تھے

اور نہ ایسے جیسے طالوت و داؤد کے زمانے مین بعض ہوئے اسی ضمن مین اتفاق کی تاکید فرمائی اور بتایا کیون دے گیا دے کہان سے دے کس طرح دے پہر اسی صورۃ مین توحید - نماز - روزہ حج - زکوٰۃ اور تمام انسانی خصائل و رذائل کا بیان فرما دیا - گویا یہ سورۃ ایک جامع سورۃ ہے اب اخیر مین بیان فرمایا کہ

للّٰہ ما فی السموات وما فی الارض

ان تمام ملکون پر ایک وقت آتا ہے کہ حکومت الٰہیہ ہو جاوے گی۔

یحاسبکم بہ اللّٰہ - دوسرے مقام پر فرمایا - اقترب للناس حسابہم - محاسبہ کا بہی ایک دن ہوتا ہے۔

فیغفر لمن یشاء

مَنْ مین عموم ضروری نہین - معرفہ بہی ہوتا ہے - یہان بتا دیا ہے کہ مغفرت اون کو ہوگی جو یؤمنون بما انزل الیک .... کے مصداق ہین کیونکہ وہی مفلحون ہین اور عذاب اون کو ہوگا - جو ان الذین کفروا سواء علیہم ءانذرتہم ام لم تنذرہم کے مورد ہین۔

کل آمن باللّٰہ

اللہ اس ذات کا مراد ہے - جو تمام عیبون اور نقصون اور بدیون سے منزہ تمام خوبیون اور کمالات کی جامع اور ہر طرح کی نیکیون سے متصف ہے۔

چونکہ ایک معمولی بزرگ کا تعلق اس بات کی تحریک کرتا ہے کہ مین بہی نیک بن جاؤن - تو پہر جس کا تعلق ایسی ذات سے ہوگا وہ کیون نہ پاک بنے گا - ایمان باللہ کا یہی فائدہ ہے۔

وملائکتہ - بارہا بتا چکا ہون کہ انسان کو جب نیک تحریک ہو تو اسی وقت کرے کیونکہ وہی وقت اس نیکی کے کرنے کا ہوتا ہے اگر ذرا بہی سستی کی جاوے - تو نتیجہ اچھا نہین ہوتا - ان اللّٰہ یحول بین المرء وقلبہ۔

جب ایک فرشتے کی تحریک مانی جاوے - تو پہر آہستہ آہستہ بہت فرشتون سے تعلق پیدا ہوتا ہے اور بالآخر ان تمام کے سردار جبرئیل سے اور اس کے ذریعے سے وہ علوم اُترتے ہین جن کا تعلق قلب سے ہے - اور میکائیل کے ذریعے وہ علوم جن کا تعلق دماغ سے ہے - ان سرداران ملائک سے تعلق بڑے لوگون کا ہوتا ہے جو ان سے کم ہے وہ کتب الٰہیہ پڑہین - پہر ایک وہ ہین - جو پڑہنا بہی نہین جانتے اون کے لئے رسل ہین۔

غفرانک ربنا

انسان جزع فزع مین بے صبری سے شہوت و حرص کے سبب حضرت حق سبحانہ کے فیضان سے رک جاتا ہے اس واسطے استغفار کا حکم دیا - تمام لوگون پر ایک وقت قبض و کسل کا آتا ہے اس کے دور کرنے کے لئے یہ حکمی علاج ہے فقہا ائمہ مین سے ایک امام کا یہ مذہب ہے (جو مجھے بہی پسند ہے - کہ

اللّٰہمّ انی اعوذ بک من العجز والکسل

کی دعا واجب ہے) - آجکل مسلمان یا تو عجز مین گرفتار ہین یا کسل مین - عجز کہتے ہین - اسباب مہیا نہ کرنے کو اور کسل کہتے ہین اسباب مہیا شدہ سے کام نہ لینے کو - ان کو چاہیئے کہ وہ کسل چھوڑ دین - جس کے اسباب مین سے ایک کبر و غرور خود پسندی بہی ہے۔

لا یکلف اللّٰہ نفساً الّا وسعہا

عیسائی کہتے ہین کہ شریعت کا نزول ہمارے عجز کے ثبوت کے لئے ہے ایسے ہی کئی اور لوگ ہین جن کا یہ عقیدہ ہے کہ شریعت پر عمل ناممکن ہے اس لئے فرمایا کہ ہم کوئی حکم ایسا نہین دیتے جو انسان کی مقدرت وسعت استطاعت کے مطابق ہو۔

لہا ما کسبت

جو کچہہ عمل کرے - اس کا فائدہ بہی اسی عامل کے لئے ہے۔

وعلیہا ما اکتسبت

ہر مصیبت کی جڑ انسان کی نافرمانی ہوتی ہے - ما اصابکم من مصیبۃ فبما کسبت ایدیکم - پہر بہی بعض گستاخ لوگ اپنے دکہون کو خدا کے ذمے لگاتے ہین۔

ربنا لا تؤاخذنا

حدیث مین آیا ہے اس دعا کا نتیجہ تہا - کہ نسیان پر مواخذہ نہین ہوتا - خطاء کی مثال یہ ہے کہ بندوق مارین ہرنی کو - اور لگ جائے انسان کو۔

اصراً

اصر کیا چیز ہے - اصر کے معنے سے غفلت کرنے کی وجہ سے کئی انسان شریر ہو گئے - پہر اسی اصر کے معنے نہ سمجہنے سے تقدیر کے مسئلے مین غلطی لگی - اصر کے معنے ہین ایسے فعل کا ارتکاب جس کے بعد انسان سست و کاہل ہو جائے - اصر کہتے ہین گرہ ڈالنے کو - حبس الشئے - اصر نام ہے - ایسے عہد کا جس کے توڑنے سے انسان خیرات کے قابل نہین رہتا - پس اس کے معنے یہ ہوئے - کہ اے ہمارے مولا کریم ہم کو ایسے افعال کا مرتکب نہ کر جن کا یہ نتیجہ ہو کہ ہم تیرے حضور سے دہتکارے جائین جیسے کہ پہلے لوگون نے بدذاتیان کین - معاہدات کا نقض کیا اور مغضوب علیہم بنے - ہم نہ بنین۔

انت مولٰنا

مولا جب خدا کے لئے بولا جاوے - تو اس کے تین معنے ہین۔

مالک - رب - ناصر

الحمد للہ کہ یہان سورۂ البقرہ کے نوٹ ختم ہوئے